وَسَارِعُوْا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ (آل عمران:۱۳۳)
اپنے رب سے مغفرت کی طرف جلدی کرو۔

أسباب المغفرة

ساٹھ سے زائد بخشش کے انمول اسباب

تالیف
فضیلۃ الشیخ محمد عامر اعوان حفظہ اللہ
مدرس امام بخاری انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی سیالکوٹ

تخریج
ضیاء الرحمن محمدی

دار الخلود

وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ (آل عمران:۱۳۳)
اپنے رب سے مغفرت کی طرف جلدی کرو۔

أسباب المغفرة

ساٹھ سے زائد بخشش کے انمول اسباب

تالیف

فضیلۃ الشیخ محمد عامر اعوان حفظہ اللہ
مدرس امام بخاری انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی سیالکوٹ

تخریج

ضیاء الرحمٰن محمدی

ناشر

دار الخلود

نام کتاب : أسباب المغفرة

تالیف : فضیلۃ الشیخ محمد عامر اعوان حفظہ اللہ

تخریج : ضیاء الرحمن محمدی

کمپوزنگ : ابو یاسر حفظہ اللہ

ناشر : دار الخلود

محلّہ سلامت پورہ لائن پار کامونکی

ضلع گوجرانوالہ 0333-8257302

دار الخلود

محلّہ سلامت پورہ لائن پار کامونکی ضلع گوجرانوالہ 0333-8257302

فہرست

* ..... * ..... *

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَأَشْرَفِ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ ، وَبَعْدُ!

اللہ تعالیٰ کی توفیق سے کتاب ''بخشش کے اسباب'' جس کو عزیزم عامر اعوان حفظہ اللہ نے ابتدائی کاوش کے طور پر مرتب کیا ہے، جس میں انھوں نے پینسٹھ وہ اسباب جمع کیے ہیں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر مہربان ہو جاتے ہیں اور وسیع تر رحمت کی وجہ سے اپنے بندوں کے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں بلکہ بخشش کے ان اسباب کو دیکھتے ہوئے تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات جو منبع رحمت ہے اپنے بندوں کو بخشنے کے درپے رہتی ہے کہ کسی نہ کسی طرح اس کے بندے اس کے عذاب بچ جائیں، لیکن انسان ایسی لاپرواہ مخلوق ہے کہ جس کو نہ گناہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا ڈر ہوتا ہے اور نہ گناہ کرنے کے بعد اسے بخشوانے کی فکر دامن گیر ہوتی ہے۔

بہرحال بحیثیت انسان ہر فرد سے گناہ سرزد ہوتا ہے اور اسے معاف کروانے کی فکر ہر ایک کو ہونی چاہیے اور گناہگاروں میں سے بہترین بھی وہی ہے جو ارتکاب معصیت کے بعد اس کی بخشش کے لیے مذکور بالا کتاب کے اندر درج اسباب بخشش میں سے کسی پر عمل پیرا ہو کر اپنے رب کو راضی کر لے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ عزیزم عامر اعوان حفظہ اللہ کی ابتدائی کاوش انتہائی اچھی کاوش ہے اور اچھے موضوع کا انتخاب کیا ہے اللہ تعالیٰ اس کتاب کو ان کے لیے اور ان کے والدین اور اساتذہ کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔ وما توفیقی إلا باللہ

کتبہ

محمد مظفر شیرازی

09-07-2012

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ أَجْمَعِيْنَ وَبَعْدُ!

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ أَسْرَفُوْا عَلٰى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا إِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾.

''آپ فرما دیجیے! اے میرے وہ بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو بلاشبہ اللہ سب سے بڑے گناہ کو بھی معاف کر دیتا ہے یقیناً وہ بہت بڑا بخشنے والا رحم والا ہے۔''

بنو آدم کی سرشت وجبلت میں یہ بات شامل ہے کہ اس سے گناہ کا ارتکاب ہو جاتا ہے یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے، ہمارے باپ سیدنا حضرت آدم علیہ السلام سے بھی اس کا ارتکاب ہو گیا تھا مگر اللہ کے مقرب ومحبوب بندوں کی علامت یہ ہے کہ جب ان سے گناہ سرزد ہو جاتا ہے تو وہ اس گناہ پر مصر نہیں رہتے بلکہ معصیت ونافرمانی کے بعد اپنے خالق ومالک کے سامنے نادم وپشیمان ہو جاتے ہیں اور سجدوں میں گر گر کر اپنے پروردگار کو راضی کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کا یہ عمل یعنی گناہ کر کے پھر اپنے رب سے معافی مانگنا توبہ کرنا بہت زیادہ پسند ہے جامع ترمذی کی حدیث اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

«كُلُّ بَنِيْ آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ».

''آدم علیہ السلام کے تمام بیٹے خطا کار ہیں اور ان میں بہتر اور اچھے خطا کار وہ ہیں جو خطا کرنے کے بعد اس پر اڑتے اور جمتے نہیں ہیں اس کو اپنی عادت نہیں

بناتے بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہیں کیونکہ نافرمانی، ظلم، زیادتی، بغاوت اور گناہ پر اڑ جانا شیطان کے بندوں کی علامت ہے رحمان کے بندوں کا شیوہ اور وطیرہ نہیں ہے۔

اور اللہ تعالیٰ سے بخشش و مغفرت طلب کرنا، یہ اللہ کے انبیاء کا بھی طرہ امتیاز تھا حتی امام کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ہستی مقدس جو پاکباز اور اللہ کے برگزیدہ ترین بندے تھے۔ ان کی حالت یہ تھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اتنا بلند وبالا مقام رکھنے کے باوجود کثرت سے استغفار کرتے تھے۔ آپ ﷺ ایک مجلس میں سو مرتبہ استغفار کرتے تھے، آپ ﷺ کا فرمان ہے:

«أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِائَةَ مَرَّةٍ» .

”میں اللہ سے سو دفعہ بخشش طلب کرتا ہوں۔“

توبہ واستغفار کرنے والے لوگ ہی اللہ کو پسند ہیں اور یہی لوگ اپنے اللہ کا قرب حاصل کر سکتے ہیں اور پھر اس خالق ومالک کائنات کے رحم وکرم پر بھی قربان جاؤں اس نے اپنے بندوں کے گناہوں کو بخشنے اور معاف کرنے کے لیے طرح طرح کے بہانے بناتے ہوئے چھوٹے چھوٹے کاموں پر مغفرت ومعافی کا پروانہ سنا دیا ہے اور عام معافی کا اعلان فرما دیا ہے۔

جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمانِ گرامی ہے جو شخص کھانا کھانے کے بعد یہ دعا پڑھتا ہے:

«اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَطْعَمَنِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ» .

اللہ اس کے سارے گناہوں کو معاف فرما دیتے اور ابوداود کی روایت کے الفاظ ہیں غفر له ما تقدم من ذنبه وما تأخر اللہ اس کے اگلے پچھلے

گناہوں کو معاف کر دیتے ہیں۔

زیر نظر کتاب اسباب المغفرۃ ہماری یہ حقیر سے کاوش اور گناہ کار وخطا بندوں کے لیے پیش بہا انمول اور قیمتی تحفہ ہے، اس کتاب میں ہم نے قرآن کریم کی آیات وبینات اور ذخیرہ حدیث سے ان احادیث وروایات کا چناؤ کیا ہے جن میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے ہمیں خوشخبری سنائی ہے کہ اگر تم یہ اعمال کرو گے تو آسمان والا رحمان تمھارے گناہوں کو معاف فرما دے گا۔ تو یہ تقریباً پینسٹھ اسباب ہیں جن کو ہم نے اس مختصر رسالہ میں جمع کر دیا ہے اور ساتھ ساتھ عربی متون ان کا عام فہم اور سلیس ترجمہ اور احادیث نبویہ کہ تخریج بھی کی ہے اور ساتھ شیخ البانی رحمہ اللہ کی تحقیق کو ضم کر دیا ہے تاکہ قارئین کی احادیث نبویہ کی صحت وسقم کے حوالہ سے بھی راہنمائی ہو جائے اور مزید یہ کہ ہر راوی حدیث کا مختصر ترجمہ اور حالات زندگی بھی ذکر کر دیے ہیں۔

اس کتاب کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں میری معاونت کرنے والے میرے بھائی محترم ضیاء الرحمٰن صاحب جنھوں نے احادیث کی تخریج کر کے کتاب کی افادیت میں اضافہ کر دیا ہے اور ناسپاسی ہوگی اگر میں اپنے مشائخ کا تذکرہ نہ کروں خصوصاً فضیلۃ الشیخ استاذی المکرّم محمد مظفر الشیرازی صاحب، فضیلۃ الشیخ ذکاء اللہ صاحب، فضیلۃ الشیخ عبدالقہار محسن صاحب، فضیلۃ الشیخ عبدالرزاق اظہر صاحب، فضیلۃ الشیخ محمد افضل علوی صاحب، فضیلۃ الشیخ صدیق حسن ہزاروی صاحب حفظہم اللہ جن کی محنت وکوشش سے یہ سطور لکھنے کے قابل ہوا۔ اور ازحد مشکور ہوں فضیلۃ الشیخ ابو یاسر حفظہ اللہ کا جنھوں نے بڑی جانفشانی سے اس کتاب کی کمپوزنگ کے فرائض سرانجام دیے اور ساتھ میری راہنمائی بھی فرمائی۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری اس حقیر سی کاوش کو اپنے

دربار میں شرف قبولیت سے نواز دے۔اور قارئین کو اس سے زیادہ مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔اور محترم توفیق احمد صاحب (عزیزیہ مسجد والے) کو اللہ جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کے والدین مرحومین کی بخشش فرمائے جنھوں نے اس کتاب کی طباعت کا انتظام وانصرام کیا۔

اور آخر میں بارگاہ الٰہی میں التجا ہے :اے اللہ اس کتاب کو میرے لیے ،میرے والدین واساتذہ کرام کے لیے عظیم صدقہ جاریہ بنادے۔آمین ثم آمین

راقم الحروف

محمد عامر اعوان

مدرس امام بخاری انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی سیالکوٹ

11-7-2012

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلا سبب:

توحید کا اقرار اور کفر و شرک کا انکار
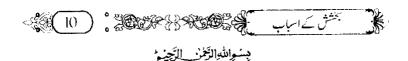
اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا﴾. [النساء:٤٨]

''یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شرک کیے جانے کو معاف نہیں کرتا، اس کے علاوہ جس کو وہ چاہے معاف کر دیتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک مقرر کرے اس نے بہت بڑا گناہ باندھا ہے۔''

یعنی ایسے گناہ جن سے توبہ کیے بغیر مؤمن اگر مر جائے تو اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو بغیر سزا کے اس کو معاف کر دے اور بہت سے لوگ ایسے ہوں گے جن کو اللہ تعالیٰ سزا دے کر جنت میں بھیجے گا۔ اور کچھ لوگ ایسے ہوں گے جن کو اللہ تعالیٰ نبی اکرم ﷺ کی شفاعت سے جنت میں داخل کر دیں گے۔ لیکن جس انسان نے رائی کے دانے کے برابر بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا ہوگا اور توبہ نہ کی ہوگی اس کو معافی نہیں ملے گی۔

کیونکہ وہ مشرک ہے اور مشرک پر اللہ تعالیٰ نے جنت کو حرام کیا ہے اور دوسری جگہ پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

﴿اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ﴾. [لقمان: ١٣]

''یقیناً اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا بہت بڑا ظلم ہے۔''

اور تیسری جگہ پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ

وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ﴾

[النسآء:١١٦]

"بے شک اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شرک کیے جانے کو معاف نہیں کرتے اور اس کے علاوہ جس کو چاہیں معاف کر دیتے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرائے گا وہ دور کی گمراہی میں مبتلا ہو گیا۔"

اور نبی کریم ﷺ کی حدیث مبارکہ بھی اسی طرف اشارہ کر رہی ہے۔

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَغْفِرَهُ إِلَّا مَنْ مَاتَ مُشْرِكًا أَوْ مُؤْمِنٌ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا».

[صحيح] [سنن ابی داود، كتاب الفتن والملاحم، باب في تعظيم قتل المؤمن رقم ٤٢٧٠، مسند احمد (رقم: ١٦٤٦٧، سلسلة الصحيحة رقم (٥١١)]

"ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرما رہے تھے: "امید ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کے سارے گناہوں کو معاف کر دے مگر اس مشرک کو معاف نہیں کرے گا جو شرک کی حالت میں مر گیا۔ یا اس مومن کو معاف نہیں کرے گا جو کسی دوسرے مومن کو جان بوجھ کر قتل کر دے۔"

اور سنن نسائی کی روایت کے الفاظ یہ ہیں۔

عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ

❶ ابو درداء رضی اللہ عنہ: ان کا نام عویمر بن عامر رضی اللہ عنہ ہے اور یہ اپنی کنیت ابو درداء کے ساتھ مشہور و معروف ہیں۔ بدر والے دن مسلمان ہوئے اور غزوہ احد میں شامل ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں حکم دیا جو پہاڑ پر موجود ہیں انہیں پیچھے بھگا دو تو انہوں نے اکیلے ہی سب کو ہٹا دیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی وفات تک صرف چار اشخاص نے قرآن جمع کیا تھا جو ابو درداء، معاذ، زید بن ثابت اور ابو زید تھے۔ آپ ۱۸۹ احادیث کے راوی ہیں۔ ابن سعد نے بیان کیا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ۳۲ ہجری کو دمشق میں وفات پائی۔

صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَغْفِرَهُ إِلَّا الرَّجُلُ يَقْتُلُ الْمُؤْمِنَ مُتَعَمِّدًا أَوِ الرَّجُلُ يَمُوتُ كَافِرًا».

[صحيح] [سنن النسائی، کتاب التحریم، باب تحریم الدم (رقم ۳۹۸۹)، مسندأحمد (رقم ۱٦٤٦٧) سلسلة الصحيحة (٥١١)]

معاویہ رضی اللہ عنہ ❶ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کے سارے گناہوں کو معاف کر دے مگر اس آدمی کو معاف نہیں کرے گا جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کر ڈالے یا اس آدمی کو معاف نہیں کرے گا جو کفر کی حالت میں مرجائے۔''

اورحضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ❷ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

«يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيتَنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً».

[صحيح] [جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب فی فضل التوبة والاستغفار (۹/ ٤٨٧) سلسلة الصحيحة (١٢٧)]

---

❶ معاویہ رضی اللہ عنہ کا مکمل نام معاویہ بن ابی سفیان بن حرب ہے انھوں نے فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کیا اور ان کے بھائی یزید بن ابی سفیان کی وفات کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو شام کا والی مقرر کیا اور یہ اس ولایت پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت تک رہے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی خلافت سے دستبرداری کے اعلان کے بعد ان کی بیعت کی گئی اور بالاتفاق امیر مقرر ہوئے۔ یہ واقعہ ۴۰ ہجری کا ہے۔ ۶۰ ہجری میں وفات پائی اور اس وقت ان کی عمر ۷۸ برس تھی۔

❷ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کنیت ابوحمزہ تھی، نام انس بن مالک انصاری خزرجی ہے مشہور صحابی رسول ہیں۔ اور نبی ﷺ کی ۱۰ سال خدمت کی اور بصرہ میں ۱۰۳ سال کی عمر پا کر ۹۰ ہجری کو وفات پائی اور بصرہ میں ہی دفن ہوئے۔

”اے آدم کی اولاد ! بے شک اگر تو میرے پاس اس حالت میں آئے کہ تیرے گناہ زمین کی مٹی کے برابر ہوں اور پھر تو مجھے ملے اور تو نے میرے ساتھ شرک نہ کیا ہو تو میں (اللہ) تجھے اس حالت میں ملوں گا کہ تیرے سارے گناہوں کو معاف کر دوں گا۔“

ام ہانی رضی اللہ عنہا ❶ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِائَةَ مَرَّةٍ لَاتَذَرُ ذَنْبًا وَلَايَسْبِقُهُ الْعَمَلُ».

[صحيح][سنن ابن ماجه، كتاب الأدب، باب فضل لا اله الا الله (رقم ٣٧٩٧) جامع الترمذي كتاب الدعوات، باب ٦١، (رقم ٣٤٦٨) مسند احمد (رقم ٢٦٨٤٧)، سلسلة الصحيحة (١٣١٦)]

”لا اله الا اللہ سو (۱۰۰) دفعہ کہنا گناہوں کو ختم کر دیتا ہے اور لا اله الا اللہ پر سبقت لے جانے والا کوئی عمل نہیں۔“

یعنی ہم کو اس حدیث سے توحید کی فضیلت کا پتہ چلا کہ اس سے گناہ معاف ہوتے ہیں اور حضرت شداد بن اوس ❷ اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہما ❸ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو کہا:

---

❶ ابوطالب ہشامی کی بیٹی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی بہن تھیں، ان کا نام فاختہ تھا اور فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئیں۔

❷ شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کنیت ابویعلی تھی، اور انصار میں سے ہونے کی وجہ سے انصاری کہلائے اور یہ حضرت حسان بن ثابت کے بھتیجے تھے علم وحلم کے مالک تھے۔۵۸ ہجری میں ۷۵ سال کی عمر پا کر ملک شام میں فوت ہوئے۔

❸ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ، نام عبادہ بن صامت انصار قبیلہ خزرج کے فرد تھے۔ سرداران انصار میں نمایاں شخصیت کے حامل تھے بیعت عقبہ اولی اور ثانیہ دونوں میں شریک تھے۔ اور غزوہ بدر کے ساتھ دوسرے معرکوں میں بھی شریک ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو شام کی طرف قاضی اور معلم بنا کر بھیجا پہلے حمص میں قیام پذیر ہوئے اس کے بعد فلسطین کی طرف منتقل ہو گئے۔۳۴ ہجری میں ۷۲ سال کی عمر پا کر بیت المقدس میں فوت ہوئے اور بعض کے نزدیک مکہ میں وفات پائی۔

«ارْفَعُوا أَيْدِيكُمْ، وَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ». فَرَفَعْنَا أَيْدِينَا سَاعَةً، ثُمَّ وَضَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ، ثُمَّ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، اللّٰهُمَّ بَعَثْتَنِي بِهٰذِهِ الْكَلِمَةِ، وَأَمَرْتَنِي بِهَا، وَوَعَدْتَنِي الْجَنَّةَ عَلَيْهَا، وَ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ، ثُمَّ قَالَ: أَبْشِرُوا، فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَفَرَ لَكُمْ».

[ضعيف][مسند أحمد (٤/ ١٢٤)]

''اپنے ہاتھوں کو بلند کرو اور لا الہ الا اللہ کہو، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے ہاتھوں کو اٹھایا اور لا الہ الا اللہ کہنا شروع کیا پھر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں کو نیچے کر لیا پھر کہا: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اے اللہ! تو نے مجھے اس کلمہ (لا الہ الا اللہ) کے ساتھ بھیجا ہے۔ اور اسی کا تو نے مجھے حکم دیا ہے اور اسی کلمہ پر تو نے میرے ساتھ جنت کا وعدہ کیا ہے بے شک تو اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے میرے صحابہ خوش ہو جاؤ کہ کلمہ (لا الہ الا اللہ کی وجہ سے) اللہ نے تمھارے گناہوں کو بخش دیا ہے۔''

یعنی توحید اتنا عظیم عمل ہے کہ اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سارے گناہوں کو معاف کر دیتے ہیں۔

دوسرا سبب:

سنت کی پیروی کرنا

سنت کی پیروی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو معاف کرتے ہیں۔ اور اللہ

تعالیٰ کا ارشادگرامی ہے۔

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ [آل عمران:۳۱]

''اے نبی کہہ دیجیے! کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو خود اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمھارے گناہوں کو معاف کر دے گا اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔''

یہود ونصاریٰ کا دعویٰ تھا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ سے محبت ہے اور اللہ رب العزت کو ہم سے محبت ہے بالخصوص عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مریم علیہا السلام کی تعظیم اور محبت میں اتنا غلو کیا کہ انھیں درجہ الوہیت پر فائز کر دیا، اس وجہ سے ان کا خیال تھا کہ ہم اس طرح اللہ کا قرب اور محبت چاہتے ہیں۔

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کے یہ سارے دعوے جھوٹے اور باطل ہیں اللہ کی محبت کا صرف ایک ہی طریقہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان اور ان کی اطاعت وفرمانبرداری کو لازم پکڑنا، اتباع اور اطاعت کی وجہ سے میں اللہ تمھارے گناہوں کو بھی معاف کر دوں گا اور تم سے محبت بھی کروں گا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ [1] بیان فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ يَصْعَدُ الثَّنِيَّةَ ثَنِيَّةَ الْمُرَارِ فَإِنَّهُ يُحَطُّ عَنْهُ مَا حُطَّ

---

[1] جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کنیت ابوعبداللہ، نام جابر والد کا نام عبداللہ بن مرام مشہور صحابی ہیں جنگ بدر میں شریک تھے اور بدر کے دن پانی اٹھا کرلاتے تھے، باقاعدہ لڑائی نہ کی تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ۱۸ غزوات کیے۔ اور جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ساتھ دیا تھا اور کثرت سے احادیث یاد کرنے والے حفاظ کرام میں سے ان کا شمار ہوتا ہے اور آخری عمر میں ان کی بینائی جاتی رہی اور مدینہ منورہ میں ۹۴ ہجری یا ۹۷ ہجری میں فوت ہوئے۔ اور صحابہ کرام میں سے مدینہ میں وفات پانے والوں میں سے آخری صحابی تھے۔

عَنْ بَنِی إِسْرَائِیلَ قَالَ فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ صَعِدَهَا خَيْلُنَا خَيْلُ بَنِی الْخَزْرَجِ ثُمَّ تَتَامَّ النَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَكُلُّكُمْ مَغْفُورٌ لَهُ إِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ فَأَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا لَهُ تَعَالَ يَسْتَغْفِرْ لَكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَأَنْ أَجِدَ ضَالَّتِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لِي صَاحِبُكُمْ قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ يَنْشُدُ ضَالَّةً لَهُ».

[صحيح مسلم، كتاب صفات المنافقين وأحكامهم (٤/ ٢٧٨٠)]

''جو مرار گھاٹی پر چڑھے گا بے شک اللہ تعالیٰ اس سے وہ مٹا دے گا جو بنی اسرائیل سے مٹایا تھا۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سب سے پہلے چڑھنے والے ہمارے گھوڑے تھے یعنی بنی خزرج کے گھوڑے پھر سارے لوگ مرار گھاٹی پر چڑھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمھارے سب کے گناہوں کو اللہ نے معاف کر دیا ہے مگر سرخ اونٹ والے کو معاف نہیں کیا (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہتے ہیں) ہم سرخ اونٹ والے کے پاس آئے اور کہا ہمارے ساتھ چل تیرے لیے ہم اللہ کے رسول سے بخشش کی درخواست کرتے ہیں وہ کہنے لگا اللہ کی قسم میری گم ہوئی چیز مجھے مل جائے تو یہ مجھ کو بخشش سے زیادہ محبوب ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں وہ آدمی گم چیز کا اعلان کر رہا تھا۔

جنھوں نے اللہ کے رسول ﷺ کی اطاعت کی ان کے گناہوں کو اللہ نے معاف کر دیا اور جس نے اطاعت نہ کی اس کو معاف نہیں کیا۔

حضرت ابو ایوب ❶ اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما ❷ بیان فرماتے ہیں کہ مدینہ کے

---

❶ ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ، کنیت ابو ایوب انصاری، نام خالد بن زید بن کلیب ہے۔ جب نبی ﷺ مدینہ میں تشریف آور ہوئے تو اونٹنی سب سے پہلے ان ہی کے دولت کدہ پر فروکش ہوئی تھی آپ کا شمار کبار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ہوتا ہے۔ غزوہ بدر میں شریک تھے روم کی سرزمین میں جہاد کرتے ہوئے جام شہادت نوش=

تاجدار محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ تَوَضَّأَ كَمَا أُمِرَ وَصَلّٰى كَمَا أُمِرَ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ عَمَلٍ.

[صحیح][سنن ابن ماجه، کتاب إقامة الصلاة و السنة، باب ماجاء فی ان الصلاة کفارة (رقم ١٣٩٦)، مسند أحمد (رقم ٢٣٠٨٣) صحیح الجامع الصغیر (٦١٧٢)]

جس نے وضو کیا جیسے حکم دیا گیا ہے اور نماز پڑھی جیسی طرح حکم دیا گیا ہے اس کے پچھلے سارے گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے۔

یعنی جو اللہ کے رسول ﷺ کی سنت کی اتباع کرتے ہوئے وضو کرے اور سنت کے مطابق نماز پڑھے اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔

تیسرا سبب:

اللہ تعالیٰ کے راستے میں شہادت حاصل کرنا

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ يُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَ مَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴾.[الصف: ١١-١٢]

= کیا یہ ٥٦ ہجری کا واقعہ ہے آپ کی قبر قسطنطنیہ کی دیوار کے زیر سایہ ہے۔

● عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، نام عقبہ بن عامر ہے کنیت ابوحماد یا ابوعاصم ہے اور قدیم الہجرت ہیں صحابیت کے شرف سے مشرف تھے کتاب اللہ کے قاری اور معلم میراث اور فقہ کے مشہور عالم تھے فقیہ ہونے کے ساتھ ساتھ شاعر بھی تھے بصرہ میں سکونت اختیار کرلی۔ معرکہ صفین میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا ساتھ دیا تھا تین سال تک مصر کے امیر رہے اور غزوۃ البحر کے بھی امیر رہے تھے۔ اور ٥٩ ہجری میں مصر کے اندر وفات پائی۔

''اے ایمان والو! کیا میں تمھیں وہ تجارت نہ بتلاؤں جو تمھیں درد ناک عذاب سے بچا لے، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لے آؤ اور اللہ کے راستے میں اپنے مال اور جانوں کے ساتھ جہاد کرو، یہ تمھارے لیے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو اللہ تعالیٰ تمھارے گناہ معاف کر دے گا اور تمھیں ان جنتوں کے اندر داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں چلتی ہوں گی۔ اور تم کو صاف ستھرے گھروں میں داخل کرے گا جو جنت عدن میں ہوں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔''

یعنی جو لوگ اللہ کے راستے میں جہاد کرتے ہوئے شہید ہو جاتے ہیں ان کے گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے۔

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «لِلشَّهِيْدِ عِنْدَ اللّٰهِ سِتُّ خِصَالٍ يُغْفَرُ لَهُ فِيْ أَوَّلِ دَفْعَةٍ وَيَرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ وَيُوْضَعُ عَلٰى رَأْسِهٖ تَاجُ الْوَقَارِ الْيَاقُوْتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَيُزَوَّجُ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ زَوْجَةً مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ وَيُشَفَّعُ فِيْ سَبْعِيْنَ مِنْ أَقَارِبِهٖ».

[صحيح][جامع الترمذی، كتاب فضائل الجهاد، باب فی ثواب الشهيد (رقم ١٦٦١)، سنن ابن ماجه، كتاب الجهاد، باب فضل الشهادة فی سبيل الله (رقم ٢٧٩٩) صحيح الجامع (٥١٨٢)]

''مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ [1] سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے

[1] نام مقدام بن معدیکرب بن عمرو کندی رضی اللہ عنہ کنیت ابو کریمہ یا ابو یحییٰ تھی۔ مشہور صحابی ہیں شام میں فروکش ہوئے ان کی حدیث شامیوں میں مشہور ہے صحیح قول کے مطابق کے ۸۷ ہجری میں وفات پائی اور ان کی =

فرمایا شہید کی اللہ کے ہاں چھ فضیلتیں ہیں۔ (۱) شہید ہوتے ہی اس کے سارے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور (۲) جنت میں اسے (شہادت کے وقت ہی) اس کا مقام دکھا دیا جاتا ہے، (۳) عذاب قبر سے محفوظ رکھا جاتا ہے، (۴) قیامت کے دن بڑی گھبراہٹ سے اسے محفوظ رکھا جائے گا، (۵) اس کے سر پر عزت کا ایسا تاج رکھا جائے گا جس میں لگا ہوا ایک یاقوت دنیا وما فیہا سے قیمتی ہے۔ (جنت میں) اس کا نکاح بہتر (۷۲) موٹی آنکھوں والی حوروں سے کیا جائے گا۔ (۶) اور وہ اپنے ستر (۷۰) اعزہ واقارب کی سفارش کر سکے گا۔"

صحیح مسلم کی حدیث ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «يُغْفَرُ لِلشَّهِيْدِ كُلُّ ذَنْبٍ إِلَّا الدَّيْنَ».

[صحيح مسلم، كتاب الإمارة، باب من قتل في سبيل الله كفرت خطاياه الا الدين (رقم ١٨٨٦) مسند أحمد (رقم ٧٠١١)]

"عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما ❶ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شہید کے قرض کے علاوہ سارے گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے۔"

= عمر ۹۱ برس تھی۔

❶ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نام عبداللہ بن عمرو بن عاص، کنیت ابوعبدالرحمٰن یا ابومحمد ہے کعب بن لوی کے نسب میں جا کر ان کا اور آپ ﷺ کا نسب ایک ہو جاتا ہے۔ اور اپنے والد محترم حضرت عمرو سے پہلے مشرف بہ اسلام ہوئے۔ ان کے والد گرامی ان سے صرف تیرہ سال بڑے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ عظیم عالم، حافظ اور عبادت گزار تھے۔ ۶۳ ہجری کو وفات پائی۔ اور علماء کے اختلاف کی وجہ سے مکہ، بصرہ، مصر یا طائف میں کسی جگہ میں دفن کیے گئے ہیں۔

صحیح بخاری کی حدیث ہے۔

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الاَكْوَعِ رضى الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ، لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: «هَلْ عَلَيْهِ مِنْ دَيْنٍ»؟ قَالُوْا: لاَ. فَصَلّٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ أُخْرٰى، فَقَالَ: «هَلْ عَلَيْهِ مَنْ دَيْنٍ»؟ قَالُوْا: نَعَمْ. قَالَ: «صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ». قَالَ أَبُوْ قَتَادَةَ: عَلَيَّ دَيْنُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَصَلّٰى عَلَيْهِ.

[صحيح البخاری، كتاب الكفالة، باب من تكفل عن ميت دينا (رقم ٢٢٩٥)]

"سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ [1] سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جنازہ لایا گیا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ پڑھائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اس کے ذمے قرض تو نہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا نہیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی، پھر ایک اور جنازہ لایا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا، اس کے ذمے قرض تو نہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم "نے کہا جی ہاں، اس کے ذمہ قرض ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے بھائی کی نماز جنازہ پڑھ لو، ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اے اللہ کے رسول اس کا قرض میں ادا کروں گا، آپ اس کی نماز جنازہ پڑھا دیجیے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھا دی۔"

---

[1] سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ، سلمہ بن اکوع کے نام سے مشہور ہیں، کنیت ابومسلم ہے اور پورا نام سلمہ بن عمرو بن اکوع ہے اور اکوع کا نام سنان بن عبداللہ اسلمی مدنی ہے۔ اور سلمہ بن اکوع صحابہ میں نہایت بہادروں میں شمار ہوتا ہے اور اتنے تیز رفتار تھے کہ تیز دوڑنے میں گھوڑے سے بھی آگے نکل جاتے تھے بہت سخی اور بھلائی کا پتلا تھے اور مدینہ منورہ میں ۷۴ ہجری میں وفات پائی۔

چوتھا سبب:

اللہ کے راستے میں لڑائی کرنا

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِشِعْبٍ فِيهِ عُيَيْنَةٌ مِنْ مَاءٍ عَذْبَةٌ فَأَعْجَبَتْهُ لِطِيبِهَا فَقَالَ: لَوِ اعْتَزَلْتُ النَّاسَ فَأَقَمْتُ فِی هٰذَا الشِّعْبِ وَلَنْ أَفْعَلَ حَتّٰی أَسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: لَا تَفْعَلْ، فَإِنَّ مُقَامَ أَحَدِكُمْ فِی سَبِيلِ اللّٰهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهٖ فِی بَيْتِهٖ سَبْعِينَ عَامًا، أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَ يُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ اغْزُوْ فِی سَبِيلِ اللّٰهِ مَنْ قَاتَلَ فِی سَبِيلِ اللّٰهِ فَوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ».

[حسن][صحيح ترمذی، كتاب فضائل الجهاد، باب ما جاء فی فضل الغدو والرواح فی سبيل الله (رقم ١٦٥١)، مسند أحمد (رقم٩٤٧٠) الترغيب والترهيب (١٧٤)]

''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ❶ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا ایک صحابی

❶ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا اصل نام عبدالرحمن بن صخر ہے یہ جلیل القدر صحابی ہیں اور حافظ الحدیث تھے ان کے ذریعے ہم تک پہنچنے والی احادیث کی تعداد ۵۳۷۴ ہے۔ علامہ ذہبی نے آپ کا شمار فقہائے صحابہ میں کیا ہے۔ (طبقات ابن سعد)
منکرین حدیث اعتراض کرتے ہیں کہ یہ کیا لقب ہے (بلی والا) جواب آپ رضی اللہ عنہ ہر وقت بلی سے ہی نہ کھیلتے رہے تھے یہ واقعہ تو صرف ایک ہی دفعہ ہوا تھا کہ بلی اٹھائے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے سامنے آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: «أنت هر» کہ آپ بلی والے ہیں۔ آقا نامدار کا یہ تحفہ اس قدر شان والا ہوا کہ آپ اسی کنیت سے مشہور ومعروف ہیں یہاں تک کہ آپ کا اصل نام غیر معروف ہو چکا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں آپ رضی اللہ عنہ مفتی کے فرائض سرانجام دیتے رہے ہیں۔ ۵۹ ہجری میں ۷۸ سال کی عمر پا کر فوت ہوئے اور مدینہ منورہ کے مشہور قبرستان بقیع میں دفن ہوئے۔ ولید بن عقبہ نے آپ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی کیونکہ اس وقت وہ مدینہ کے امیر تھے۔

پہاڑوں کے پاس سے گزرا، ان پہاڑوں میں میٹھے پانی کا ایک چشمہ تھا۔ اُس کو اس پانی کی خوشبو بہت اچھی لگی، اس نے کہا کہ اگر میں لوگوں سے علیحدہ ہوجاؤں تو میں اس چشمے کے پاس ہی رہوں گا، اور یہ کام میں اللہ کے رسول ﷺ کی اجازت کے بغیر نہیں کروں گا۔ اس صحابی نے رسول اللہ ﷺ کو بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا ایسے نہ کر، بے شک وہ شخص جو اللہ کے راستے میں جہاد کرتا ہے اس کا یہ عمل اپنی ستر سالہ عبادت (جو اس نے اپنے گھر میں کی ہو) سے افضل ہے، کیا تم کو یہ بات پسند اور محبوب نہیں کہ اللہ تمھارے گناہوں کو معاف کر دے اور تم کو جنت کا داخلہ دے دے، تم اللہ کے راستے میں لڑائی کیا کرو جس آدمی نے اللہ کے راستے میں اونٹنی کا دودھ دوہنے کے وقت کے برابر جہاد کیا اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔"

پانچواں سبب:

اس حالت میں موت آئے کہ دو شہادتوں پر پختہ یقین ہو

یعنی آدمی کو موت اس حالت میں آئے کہ وہ اشهد ان لااله الا اله اور اشهد ان محمدا عبده ورسوله ان دوشہادتوں کا یقین سے اقرار کرے تو اس کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ [1] سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

«مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوْتُ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّی

[1] معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، معاذ رضی اللہ عنہ انصاری تھے، قبیلہ خزرج سے تعلق تھا، بڑے معزز اور بزرگ فقہاء صحابہ کرام میں سے تھے، بیعت عقبہ اور غزوہ بدر وغیرہ میں شریک ہوئے۔ نبی کریم ﷺ نے ان کو یمن کا والی (گورنر) بنایا اور عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح کے بعد شام کا والی مقرر کیا۔ ۱۷ ہجری میں طاعون عمواس میں اور ایک قول کے مطابق ۱۸ ہجری میں وفات پائی۔ اس وقت ان کی عمر ۳۸ سال تھی۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَرْجِعُ ذٰلِكَ إِلٰى قَلْبِ مُوْقِنٍ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا».

[صحيح][سنن ابن ماجه، كتاب الأدب، باب فضل لا اله الا الله (رقم٣٧٩٦)، مسند أحمد (رقم ٢١٤٩٥) سلسلة الصحيحة (٢٢٧٨)]

”نہیں ہے کوئی نفس جس کو اس حالت میں موت آئے اور وہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں (اور دوسری گواہی) اور میں اللہ کا رسول ہوں، جو بھی یہ گواہی دل کے یقین کے ساتھ کہہ دیتا ہے مگر اللہ اس کے گناہوں کو معاف کر دیتے ہیں۔“

چھٹا سبب:

تقوی اللہ

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْآ اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَ يُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ يَغْفِرْلَكُمْ وَ اللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ﴾.

[الأنفال: ٢٩]

”اے ایمان والو! اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو گے تو اللہ تعالیٰ تم کو ایک فیصلے کی چیز دے گا اور تم سے تمھارے گناہ دور کر دے گا۔ اور تم کو بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔“

تقویٰ سے مراد

اللہ تعالیٰ کے احکام کو ماننا اور اس کے منع کردہ احکام سے رک جانا ہے تو جب انسان کے دل میں تقوی ہوگا تو انسان کے گناہوں کو مٹا دیا جائے گا۔

﴿يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا۝ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ يَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ

فَوْزًا عَظِيْمًا﴾.[الأحزاب: ۷۰۔۷۱]

''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سیدھی سیدھی (سچی صاف) باتیں کیا کرو تاکہ اللہ تعالیٰ تمھارے کاموں کو سنوار دے اور تمھارے گناہ معاف فرما دے اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تابعداری کرے گا تحقیق اس نے بڑی مراد پالی۔''

یعنی ایسی صاف اور سیدھی بات کرو جس میں کجی اور انحراف نہ ہو اور جب تم تقویٰ اختیار کرو گے تو اس کے نتیجے میں تمھارے عملوں کی اصلاح ہوگی اور تمھارے گناہوں کو بخش دیا جائے گا۔

ساتواں سبب:

اللہ تعالیٰ کا ڈر

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ﴾.
[الملك: ۱۲]

بے شک وہ لوگ جو اپنے پروردگار سے غائبانہ طور پر ڈرتے رہتے ہیں ان کے لیے بخشش ہے اور بڑا ثواب ہے۔

یہ مومنوں کی بات ہو رہی ہے کہ انھوں نے اللہ کو دیکھا تو نہیں لیکن پیغمبروں کی تصدیق کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں انھیں کے لیے اللہ کی طرف سے بخشش ہے۔اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

﴿اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ﴾. [یس:۱۱]

''پس آپ تو صرف ایسے شخص کو ڈرا سکتے ہیں جو نصیحت پر چلے اور رحمٰن کو دیکھے بغیر ڈرے، سو آپ اس کو مغفرت اور باوقار خبر کی

خوشخبری سنا دیجیے۔"

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ① فرماتے ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

«إِنَّ رَجُلاً حَضَرَهُ الْمَوْتُ، لَمَّا أَيِسَ مِنَ الْحَيَاةِ، أَوْصٰى أَهْلَهُ إِذَا مُتُّ فَاجْمَعُوْا لِيْ حَطَبًا كَثِيْرًا، ثُمَّ أَوْرُوْا نَارًا حَتّٰى إِذَا أَكَلَتْ لَحْمِيْ، وَخَلَصَتْ إِلٰى عَظْمِيْ، فَخُذُوْهَا فَاطْحَنُوْهَا، فَذَرُّوْنِيْ فِي الْيَمِّ فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ أَوْ رَاحٍ. فَجَمَعَهُ اللّٰهُ، فَقَالَ لِمَ فَعَلْتَ؟ قَالَ: خَشْيَتَكَ. فَغَفَرَ لَهُ».

[صحيح البخارى، الأنبيا، باب ٥٤ (رقم ٣٤٧٩)، صحيح مسلم، كتاب التوبة، باب فى سعة رحمة الله وانها سبقت غضبه (رقم ٢٧٥٦)]

"ایک شخص کی موت کا جب وقت آ گیا اور وہ اپنی زندگی سے بالکل مایوس ہوگیا تو اس نے اپنے گھر والوں کو نصیحت کی کہ جب میری موت ہو جائے تو میرے لیے بہت ساری لکڑیاں جمع کرنا اور ان کو آگ لگانا جب آگ میرے گوشت کو جلا چکے اور آخری ہڈی کو بھی جلا دے تو ان جلی ہوئی ہڈیوں کو پیس ڈالنا اور کسی تیز ہوا والے دن کا انتظار کرنا اور (ایسے کسی دن) میری راکھ کو دریا میں بہا دینا، اس کے گھر والوں نے ایسا ہی کیا، لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کی راکھ کو جمع کیا اور اس سے پوچھا، تو نے ایسا کیوں کیا تھا؟ اس نے جواب دیا کہ اے اللہ میں نے یہ کام تیرے ڈر اور خوف سے کیا تھا تو اللہ

① حذیفہ بن یمان: نام حذیفہ کنیت ابوعبداللہ اور والد کا نام یمان تھا۔ باپ بیٹا دونوں جلیل القدر صحابی ہیں اور رازدان رسول کے لقب سے مشہور ہیں۔ ۳۵ ہجری یا ۳۶ ہجری میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے ۴۰ دن بعد مدائن میں فوت ہوئے اور وہیں ان کو دفن کیا گیا۔

تعالیٰ نے اسی وجہ سے اس کی مغفرت فرما دی۔''

آٹھواں سبب:

نیک لوگوں کا قرب حاصل کرنا

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ [1] سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«كَانَ فِي بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ إِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ يَسْأَلُ، فَأَتَى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ، فَقَالَ لَهُ هَلْ مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ: لَا. فَقَتَلَهُ، فَجَعَلَ يَسْأَلُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ ائْتِ قَرْيَةَ كَذَا وَكَذَا. فَأَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِصَدْرِهِ نَحْوَهَا، فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ، فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَى هٰذِهِ أَنْ تَقَرَّبِيْ. وَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَى هٰذِهِ أَنْ تَبَاعَدِيْ. وَقَالَ قِيْسُوْا مَا بَيْنَهُمَا. فَوُجِدَ إِلَى هٰذِهِ أَقْرَبُ بِشِبْرٍ، فَغُفِرَ لَهُ».

[صحيح البخاری، كتاب الانبياء، باب ٥٤ (رقم ٣٤٧٠)]

''بنی اسرائیل میں ایک آدمی تھا جس نے ننانوے (۹۹) انسان قتل کیے تھے پھر وہ توبہ کے لیے نکلا ایک راہب کے پاس آیا اس نے اس راہب سے پوچھا کیا میرا یہ گناہ معاف ہو جائے گا، راہب نے کہا (تو نے ننانوے قتل کیے ہیں) تجھے معافی نہیں ملے گی اس

[1] ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، نام سعید بن مالک بن سنان بن عبید انصاری ہے کنیت ابو سعید ہے ان کا ایک قبیلہ تھا جس کا نام خدرہ تھا، اور یہ اس قبیلے کی طرف منسوب تھے۔ چھوٹی عمر کی وجہ سے جنگ احد میں شریک نہ ہو سکے اور بیعت رضوان جو حدیبیہ کے مقام میں درخت کے نیچے لی گئی تھی اس میں شامل تھے بہت سے احادیث کے راوی ہیں اور مدت تک فتویٰ دیتے رہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے اصحاب علم لوگوں میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ ۷۴ ہجری میں وفات پائی۔ اور وفات کے وقت ان کی ۸۲ برس عمر تھی۔

آدمی نے اس راہب کو بھی قتل کر دیا۔ پھر وہ لوگوں سے سوال کرنے لگا کہ میرا گناہ کیسے معاف ہوگا، ایک آدمی نے اس کو کہا فلاں بستی میں چلا جا وہاں کچھ ایسے لوگ ہیں جو اللہ کی عبادت کرتے ہیں تو بھی ان کے ساتھ اللہ کی عبادت کر اور اپنی زمین کی طرف واپس نہ آنا، چنانچہ اس نے نیکوں کی زمین کی طرف سفر شروع کر دیا اور راستے میں فوت ہوگیا، اس نے اپنے سینے کو اس بستی کی طرف کر دیا، (پھر اس کی روح کو لینے کے لیے) رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے (دونوں ہی) آگئے، اور ان کے مابین جھگڑا شروع ہو گیا، رحمت کے فرشتے بولے، اس کی روح کو ہم لے کر جائیں گے کیونکہ یہ تائب ہو گیا ہے اور عذاب والے فرشتے بولے اس کی روح کو ہم لے کر جائیں گے کیونکہ اس نے کبھی بھلائی کا کام کیا ہی نہیں ہے، اللہ تعالیٰ نے اس زمین کو (جہاں سے وہ آرہا تھا) حکم دیا کہ تو دور ہو جا اور ارض صالحین کو (جس کی طرف وہ جا رہا تھا) حکم دیا کہ تو قریب ہوجا اور فرمایا کہ ان دونوں کے مابین فاصلہ ماپو، جب انھوں نے فاصلہ ماپا تو ارض صالحین کی طرف سے ایک بالشت زیادہ قریب پایا گیا تو پس اس آدمی کو بخش دیا گیا۔“

یعنی ابھی نیک اور صالح لوگوں کی طرف ان کا قرب حاصل کرنے کے لیے جا رہا تھا کہ موت آئی تو اللہ نے بخش دیا۔

نواں سبب:

جو ایمان لایا اور نیک عمل کیے

﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَّأَجْرٌ عَظِیْمٌ﴾. [المائدة:٩]

"اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو ایمان لائیں اور نیک کام کریں ان کے لیے وسیع مغفرت اور بہت بڑا اجر وثواب ہے۔"

اور سورت ھود میں بھی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ﴾. [ھود:۱۱]

"علاوہ ان لوگوں کے جو صبر کرتے ہیں اور نیک کاموں میں لگے رہتے ہیں انہی لوگوں کے لیے بخشش بھی ہے اور بہت بڑا نیک بدلہ ہے۔"

اور سورۃ حج میں بھی فرمایا کہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کے لیے بھی مغفرت ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ﴾. [الحج:۵۰]

"پس جو لوگ ایمان لائے ہیں اور جنھوں نے نیک عمل کیے ہیں ان کے لیے بخشش ہے اور عزت والی روزی ہے۔"

اسی طرح سورۃ سبا میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿لِّيَجْزِيَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ﴾. [سبا:]

"تاکہ وہ ایمان والوں اور نیکوکاروں بدلہ عطا فرمائے یہی لوگ ہیں جن کے لیے مغفرت اور عزت کی روزی ہے۔"

ان ساری آیتوں سے معلوم ہوا کہ جو بھی ایمان لائے اور نیک صالح عمل کرے اس کے لیے مغفرت، بخشش، بڑا ثواب اور عزت والی روزی ہے۔

دسواں سبب:

جو گناہ کرے اور پھر یہ جانتے ہوئے توبہ کرے کہ اس کا رب اس کے گناہ کو بخش دے گا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿وَ الَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَ مَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَ لَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَ هُمْ يَعْلَمُوْنَ۝ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ﴾. [آل عمران:۱۳۶]

”وہ لوگ جب ان سے کوئی ناشائستہ کام ہوجائے یا کوئی گناہ کر بیٹھیں تو فوراً اللہ کا ذکر اور اپنے گناہوں کے لیے استغفار کرتے ہیں (یہ جانتے ہوئے کہ اللہ بخشنے والا ہے) فی الواقع اللہ تعالیٰ کے سوا اور کون گناہوں کو بخش سکتا ہے اور وہ لوگ باوجود علم کے کسی برے کام پر ڈٹ نہیں جاتے یہی وہ لوگ ہیں کہ ان کا بدلہ ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہے اور جنتیں ہیں جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے، ان نیک کاموں کے کرنے والوں کا ثواب اور بدلہ کتنا ہی اچھا ہے۔“

اور آگے فرمایا:

﴿وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾. [النساء:۱۱۰]

''جو کوئی برائی کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے تو وہ اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے گا۔''

مزید فرمایا:

﴿رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا﴾. [الإسراء:٢٥]

''تمھارا رب خوب جاننے والا ہے جو کچھ تمھارے دلوں میں ہے اگر تم نیک ہو تو وہ رجوع کرنے والوں کو بخشنے والا ہے۔''

اور سورۃ طٰہٰ میں فرمایا:

﴿وَ اِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى﴾.

[طٰہٰ:٨٢]

''اور بے شک میں بخشنے والا ہوں جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک عمل کرے اور راہ راست پر بھی رہے۔''

یعنی مغفرت الٰہی اور بخشش اس وقت حاصل ہوگی جب چار چیزیں ہوں کفر وشرک اور بدعات سے توبہ صدق دل سے ایمان، عمل صالح اور راہ راست پر چلتے رہنا یعنی استقامت۔

اور بندہ جب اپنے گناہوں پر نادم ہوتا ہے اور معافی طلب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتے ہیں سورۃ قصص میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر خیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: جب موسیٰ علیہ السلام نے ایک آدمی کو مکا مار کر قتل کر دیا تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنی غلطی پر ندامت کا اظہار کیا اور بخشش طلب کی تو اللہ تعالیٰ نے بخش دیا۔ فرمایا:

﴿قَالَ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَغَفَرَ لَهٗ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ

الرَّحِيمُ ﴾ [القصص: ١٦]

''موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا اے اللہ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے (میں اعتراف کرتا ہوں) تو مجھے بخش دے تو اللہ تعالیٰ نے بخش دیا بے شک وہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔''

صحیح بخاری و مسلم کی روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ عَبْدًا أَصَابَ ذَنْبًا، وَرُبَّمَا قَالَ أَذْنَبَ ذَنْبًا، فَقَالَ رَبِّ أَذْنَبْتُ وَرُبَّمَا قَالَ أَصَبْتُ، فَاغْفِرْ لِي، فَقَالَ رَبُّهُ أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ لِعَبْدِي. ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ أَصَابَ ذَنْبًا أَوْ أَذْنَبَ ذَنْبًا، فَقَالَ رَبِّ أَذْنَبْتُ أَوْ أَصَبْتُ آخَرَ فَاغْفِرْهُ. فَقَالَ أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ لِعَبْدِي، ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَذْنَبَ ذَنْبًا وَرُبَّمَا قَالَ أَصَابَ ذَنْبًا، فَقَالَ: رَبِّ أَصَبْتُ أَوْ أَذْنَبْتُ آخَرَ فَاغْفِرْهُ لِي. فَقَالَ أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ لِعَبْدِي ثَلَاثًا فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ».

[صحيح البخاري، كتاب التوحيد، باب يريدون ان يبدلوا كلام الله (رقم ٧٥٠٧)، مسلم، كتاب التوبة، باب قبول التوبة من الذنوب (رقم ٢٧٥٨)]

''ایک بندہ تھا اس نے گناہ کیا (یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے فرمایا) ایک بندے نے ایک گناہ کیا اب پروردگار سے عرض کرنے لگا اے اللہ مجھ سے گناہ ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کی یہ بات سن کر ارشاد فرمایا: میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک مالک ہے جو گناہ بخشتا

ہے اور گناہ پر پکڑ بھی کرتا ہے (یعنی سزا بھی دیتا ہے) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے اپنے بندے کو بخش دیا پھر کچھ دیر جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور تھا وہ بندہ گناہ سے رکا رہا پھر اس نے گناہ کیا (یا آپ ﷺ نے فرمایا) ایک اور گناہ کیا، اب اللہ تعالیٰ سے کہتا ہے اے اللہ میرے گناہ کو معاف کر دے مجھے بخش دے پھر یہ سن کر اللہ تعالیٰ نے فرمایا، میرا بندہ یہ سمجھ بوجھ رکھتا ہے کہ میرا ایک مالک ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر سزا بھی دیتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے اپنے بندے کو بخش دیا پھر تھوڑی دیر جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور تھا وہ بندہ گناہ سے رکا رہا۔ پھر اس نے گناہ کیا (یا یوں کہا) ایک اور گناہ کیا، اب پروردگار سے عرض کرنے لگا اے پرورگار! مجھ سے گناہ ہو گیا ہے (یا یوں فرمایا) ایک اور گناہ ہو گیا ہے اس کو بخش دے تو خالق کائنات نے فرمایا: میرا بندہ یہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ بخشتا اور گناہ پر سزا بھی دیتا ہے جاؤ میں نے اپنے بندے کو تینوں بار بخش دیا اب وہ جیسے چاہے اعمال کرے میں تو اس کو بخش چکا ہوں۔''

معلوم ہوا جو لوگ گناہ کے بعد اپنے گناہ پر نادم ہوتے ہوئے اپنے گناہ کی توبہ کرتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ میرا اللہ مجھے بخش دے گا تو اللہ تعالیٰ ایسے انسان کو ضرور بخش دیتے ہیں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ [1] کہتے ہیں میں اللہ کے رسول ﷺ سے سنا

---

[1] ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، نام عبداللہ بن عثمان تھا کنیت ابوبکر تھی اور لقب صدیق تھا آپ کے والد نام عثمان تھا اور ابوقحافہ کی کنیت سے مشہور تھے۔ تمیم قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد پہلے خلیفہ تھے۔ انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد انسانوں میں افضل انسان ہیں سفر ہجرت مدینہ کے موقع پر غار ثور میں =

آپ ﷺ فرما رہے تھے:

«مَا مِنْ عَبْدٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا فَيُحْسِنُ الطُّهُورَ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ ﴿وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ﴾[آل عمران:١٣٥] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ».

[صحيح][سنن أبي داود، كتاب الوتر، باب في الاستغفار (رقم١٥٢١)، صحيح الجامع (٥٧٣٨)]

''جو بندہ گناہ کرے پھر اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر دو رکعت نماز ادا کرتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ سے بخشش کی دعا کرتا ہے تو اللہ اس کو بخش دیتے ہیں پھر آپ ﷺ نے یہ آیت کریمہ پڑھی ''جب ان سے کوئی ناشائستہ کام ہو جائے یا کوئی گناہ کر بیٹھیں تو فورا اللہ تعالیٰ کا ذکر اوراپنے گناہوں کے لیے استغفار کرتے ہیں اوراللہ کے علاوہ کون ہے جو گناہوں کو معاف کرنے والا ہو اور وہ لوگ باوجود علم کے کسی برے کام پر اصرار نہیں کرتے۔ ان لوگوں کے لیے ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہے اور وہ جنتیں ہیں جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں اوروہ اس میں ہمیشہ رہیں گے نیک کام کرنے والوں کا ثواب کتنا ہی اچھا ہے۔''

یعنی جب کبھی ان سے کوئی گناہ ہو جاتا ہے تو اسی وقت وضو کرتے ہیں دو رکعت نماز ادا کر کے اپنے خالق سے معافی مانگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ معاف بھی کر

= آپ ﷺ کے ساتھ تھے اس وجہ سے ان کو صاحب غار کہا جاتا ہے۔ گورے چٹے دبلے پتلے جسم کے انسان تھے تعریف سے مستغنی ہیں بڑے عزم واستقلال اور صمیم الارادہ تھے۔ احباب ورفقاء کے لیے ریشم ورقیق تھے اور اعدائے اسلام اور دشمنان دین کے لیے ناقابل شکست چٹان تھے۔ ۱۳ ہجری میں وفات پائی۔

دیتے ہیں اور جنت بھی عطا کردیتے ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔
اورحدیث قدسی ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ❶ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

«مَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ اَنِّیْ ذُوْ قُدْرَةٍ عَلٰی مَغْفِرَةِ الذُّنُوْبِ غَفَرْتُ لَهٗ وَلَا اُبَالِیْ مَا لَمْ یُشْرِكْ بِیْ شَیْئًا» .

[حسن][ابن ماجه، كتاب الزهد، باب الذكر التوبة (رقم٤٢٥٧)، مسند أحمد (رقم ٢٠٨٦٠)، جامع الترمذی، كتاب صفة القيامة، باب ٤٨(٢٤٩٥)، صحيح الجامع (٤٣٣٠)]

”جو آدمی گناہ کرے اور پھر یہ جانتے ہوئے توبہ واستغفار کرے کہ میرا اللہ بخشش پر قدرت رکھتا ہے تو میں اس کو بخش دیتا ہوں اور میں کوئی پرواہ نہیں کروں گا مگر میرے ساتھ شرک کرنے والا نہ ہو۔“
یعنی جو مشرک تو نہیں مگر اس سے گناہ ہوجاتا ہے اور پھر اللہ کے بارے میں یہ علم رکھتا ہے کہ میرا گناہ معاف ہوجائے گا تو اللہ اس کو معاف کردیتے ہیں۔

گیارہواں سبب:

پانچوں نمازوں کی محافظت کرنا، رکوع اور سجود کو پورا کرنا، خشوع وخضوع کے ساتھ

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

❶ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نام عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب ہے۔ ہجرت سے تین سال پہلے پیدا ہوئے تھے آپ بہت ذہین تھے اور علم دین میں امامت کے رتبہ پر فائز تھے وجہ یہ تھی کہ آپ رضی اللہ عنہ کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علم وحکمت کی دعا فرمائی تھی اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے تھے۔ علم کا بحر بیکراں تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر ابن عباس ہماری عمر تک پہنچ گئے تو ہم ان کے علم کے دسویں حصہ تک نہ پہنچ پائیں گے۔ ٦٨ ہجری میں طائف میں فوت ہوئے۔ آخری عمر میں آپ کی نظر بند ہوگئی تھی۔

أَنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى عِبَادِهِ مَنْ أَحْسَنَ وُضُوئَهُنَّ وَ صَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَ أَتَمَّ رُكُوعَهُنَّ وَ سُجُوْدَهُنَّ وَخُشُوعَهُنَّ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدٌ إِنْ شَآءَ غَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَآءَ عَذَّبَهُ».

[صحيح][سنن أبي داود، كتاب الوتر، باب فيمن لم يوتر (رقم١٤٢٠)، سنن النسائي، كتاب الصلاة، باب المحافظة على الصلوات الخمس (رقم ٤٦٢)]

فرماتے ہیں کہ ''میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرمارہے تھے: ''پانچ نمازیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فرض کیا ہے جو ان کے لیے اچھا وضو کرے اور ہر ایک کو اس کے وقت پر ادا کرے گا اور رکوع وسجود پورے کرے گا خشوع وخضوع کے ساتھ (دل لگا کر) پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ پر عہد (وعدہ) ہوگا بخشش کا، اور جو ایسا نہ کرے گا تو اس کا عہد اللہ پر نہیں ہوگا۔ چاہے اس کو بخش دے، چاہے عذاب دے۔''

یعنی جو آدمی پانچ نمازوں کو وقت پر اور اچھی طرح وضو کر کے رکوع اور سجدے بھی پورے کرے اور خشوع کے ساتھ دل لگا کر توجہ سے پڑھے تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کے گناہوں کو بخش دیتے ہیں۔

بارہواں سبب:

اذان کہنے والا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«الْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ مَدَى صَوْتِهِ وَيَشْهَدُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ

وَيَابِسٍ وَشَاهِدُ الصَّلاةِ يُكْتَبُ لَهُ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ صَلاةً وَيُكَفَّرُ عَنْهُ مَا بَيْنَهُمَا».

[صحيح][سنن ابى داود، كتاب الصلاة، باب رفع الصوت بالأذان، (رقم ٥١٥)، سنن ابن ماجه، كتاب الأذان، باب فضل الأذان وثواب المؤذنين (رقم٧٢٤)، صحيح الجامع (٦٦٤٤)]

''مؤذن کو بخش دیا جاتا ہے جہاں تک اس کی اذان کی آواز پہنچے، سب چیزیں تر اور خشک اس کے لیے گواہ ہو جاتی ہیں اور جو شخص جماعت کے ساتھ نماز پڑھتا ہے (اس کی باجماعت نماز ادا کرنے کی وجہ سے) اس مؤذن کے لیے پچیس نمازوں کا ثواب بھی لکھا جاتا ہے اور ایک نماز سے دوسری نماز تک کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

یعنی اس قدر مغفرت اور بخشش اس کے لیے وسیع ہو جاتی ہے یا اتنے گناہ اس کے بخش دیے جاتے ہیں جو اتنی جگہ میں سما جائیں۔

تیرھواں سبب:

جو اذان دے اور نماز پڑھے ایسی جگہ جہاں لوگ نہ ہوں صرف اللہ سے ڈرتے ہوئے

یعنی جو آدمی اللہ تعالیٰ کا خوف، ڈر اور تقویٰ دل میں رکھتے ہوئے اکیلا صرف اللہ کی رضا کے لیے نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو بخش دیتے ہیں۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرما رہے تھے:

«يَعْجَبُ رَبُّكُمْ مِنْ رَاعِي غَنَمٍ فِي رَأْسِ شَظِيَّةٍ بِجَبَلٍ يُؤَذِّنُ الصَّلاةَ وَيُصَلِّي فَيَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي هَذَا يُؤَذِّنُ وَيُقِيمُ الصَّلاةَ يَخَافُ مِنِّي قَدْ

غَفَرْتُ لِعَبْدِي وَأَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ».

[صحیح][سنن أبی داود، کتاب صلاة السفر، باب الأذان فی السفر رقم (۱۲۰۵) صحیح الجامع (۱۸۰۲)]

"تمھارا رب تعجب کرتا ہے بکریوں کے چرواہے سے جو پہاڑ کی چوٹی پر بکریاں چراتا ہے (جب نماز کا وقت ہوتا ہے تو) نماز کے لیے اذان کہتا ہے اور اکیلا نماز پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے اس بندے کی طرف دیکھو جو اذان دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے مجھ سے ڈرتے ہوئے البتہ میں نے اپنے بندے کو بخش دیا ہے (گناہ معاف کر دیے ہیں) اور میں نے اس کو اپنی نعمتوں والی جنت میں داخل کر دیا ہے۔"

چودھواں سبب:

اذان سننے کے بعد مذکورہ الفاظ پڑھنا

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ❶ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ أَشْهَدُ أَنْ لا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ».

[مسلم، کتاب الصلاة، باب استحباب القول مثل قول المؤذن (رقم ۳۸۶)]

❶ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، نام سعد بن ابی وقاص، کنیت ابواسحاق، باپ کا نام مالک تھا۔ قریش سے تعلق رکھنے کی وجہ سے قریشی کہلائے اسلام قبول کرنے والوں میں پانچواں نمبر ہے عشرہ مبشرہ میں سے تھے (جنھیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی میں جنت کی خوشخبری اور بشارت دے دی تھی) اللہ کی راہ میں تیر چلانے والے پہلے شخص تھے تمام غزوات میں شریک رہے فاتح عراق ہیں، مستجاب الدعوات تھے، پست قد مگر گٹھا ہوا بدن گندمی رنگ تھا مدینہ سے دس میل دور واقع مقام عقیق میں وفات ہوئی۔ وہاں سے ان کی میت مدینہ طیبہ لائی گئی اور ۵۵ ہجری میں جنت البقیع میں دفن کیے گئے۔

"جواذان سننے کے بعد یہ کلمات کہے «أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا» "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ میں اللہ کے رب ہونے پر اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں۔" اس کے گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے۔"

پندرہواں سبب:

تحیۃ الوضو

جو رسول اللہ ﷺ کے طریقے کے مطابق وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے، اوران دو رکعتوں میں دنیا کا خیال اور وسوسہ نہ آئے۔

أَنَّ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَعَا بِإِنَاءٍ فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا

نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

[صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب الوضوء ثلاثا ثلاثا، (رقم ١٥٩، ١٦٤)، مسلم، كتاب الطهارة، باب صفة الوضوء وكماله (٢٢٦)]

''حمران ❶ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے غلام نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے وضو کے لیے پانی منگوایا اور اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا، اور تین مرتبہ ہاتھوں کو دھویا پھر آپ نے دائیں ہاتھ سے پانی لیا اور کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا اور اس کو جھاڑا، پھر تین مرتبہ چہرے کو دھویا اور ہاتھوں کو (یعنی بازوؤں کو) کہنیوں تک پھر سر کا مسح کیا پھر دونوں پاؤں کو (ٹخنوں سمیت) دھویا، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر دو رکعت نماز ادا کی اور ان دونوں میں (یعنی نماز میں) دنیا کا خیال اور وسوسہ نہ آئے تو اللہ تعالیٰ اس کے پہلے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔''

مسند احمد کی روایت ہے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ ❷ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اِذَا تَوَضَّأَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ خَرَجَتْ ذُنُوبُهُ مِنْ سَمْعِهِ

❶ حمران مولی عثمان: نام حمران ہے اور باپ کا نام ابان ہے۔ حضرت خالد بن ولید نے ان کو قید کر کے مدینہ بھیجا تھا۔ یہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کی بات ہے۔ حضرت عثمان نے انھیں خرید کر آزاد کر دیا اس لیے انھیں مولی عثمان کہا جاتا ہے قابل اعتماد راوی ہیں۔ ۷۵ ہجری میں وفات پائی۔

❷ ابوامامہ رضی اللہ عنہ، کنیت ابوامامہ تھی نام صدی بن عجلان ہے۔ باہلی یا باہلہ آپ کی قوم ہے ان کی نسبت کی وجہ سے باہلی کہلوائے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کافی احادیث بیان کی ہیں۔ مصر کی سرزمین میں رہائش پذیر ہوئے تھے۔ اس کے بعد شام کے علاقہ حمص میں چلے گئے۔ اور جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم علاقہ شام میں رہتے تھے ان میں سب سے آخر میں وفات پائی۔ ۸۶ ہجری میں فوت ہوئے۔

وَبَصَرِهٖ وَيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَإِنْ قَعَدَ قَعَدَ مَغْفُوْرًا لَهٗ».

[حسن][مسند أحمد (رقم ٢١٦٦٧)، صحيح الجامع رقم (٤٤٨)]

''جب مسلمان بندہ وضو کرتا ہے تو نکل جاتے ہیں اس کے گناہ اس کے کانوں سے، ہاتھوں اور پاؤں سے، اگر وہ بیٹھ جائے تو وہ اس حالت میں بیٹھا کہ اس کو بخش دیا جاتا ہے۔ (اگرچہ وہ دو رکعت نماز پڑھنے کے بغیر بیٹھ جائے)۔''

حضرت اسماء بن حکم فزاری سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ ❶ سے سنا آپ رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے میں ایسا آدمی ہوں کہ میں جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنتا تو اللہ تعالیٰ جتنا چاہتا اس سے فائدہ عطا کرتا اور جب بھی مجھے کوئی شخص حدیث بیان کرتا تو میں اس سے قسم لیتا، جب وہ قسم اٹھاتا تو میں اس کی تصدیق کرتا (پھر اس سے حدیث لیتا) حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک حدیث بیان کی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سچ کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے۔

«مَا مِنْ عَبْدٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا فَيُحْسِنُ الطُّهُوْرَ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿وَالَّذِيْنَ إِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ».

[صحيح][سنن أبي داود، كتاب الوتر، باب في الاستغفار (رقم١٥٢١)، مسند

❶ علی رضی اللہ عنہ، نام علی بن ابی طالب اور کنیت ابوتراب تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد بھی تھے۔ (یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے شوہر تھے) چوتھے خلیفہ راشد تھے حسن وحسین کے والد ماجد ہیں جنگ تبوک کے علاوہ تمام جنگوں میں شریک ہوئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں آپ رضی اللہ عنہ پر اتنا اعتماد کیا تھا کہ عورتوں اور بچوں کی نگرانی پر انہیں مامور فرمایا اور انہیں اپنا نائب قرار دیا۔ ۳۵ ہجری میں مسند خلافت پر براجمان ہوئے اور ۱۷ رمضان ۴۰ ہجری میں جمعہ کی صبح کو کوفہ میں بدبخت عبدالرحمٰن بن ملجم کے ہاتھوں شہید ہوئے۔

أحمد (رقم ۲، ۱٤۸، ۱٥۷) صحيح الجامع (٥٧٣٨)]

''جو بندہ گناہ کرے پھر اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر دو رکعت نماز ادا کرتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ سے بخشش کی دعا کرتا ہے تو اللہ اس کو بخش دیتے ہیں پھر آپ نے یہ آیت کریمہ پڑھی ''جب ان سے کوئی ناشائستہ کام ہو جائے یا کوئی گناہ کر بیٹھیں تو فوراً اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اپنے گناہوں کے لیے استغفار کرتے ہیں۔''

سولھواں سبب:

نماز میں آمین کہنا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ».

[صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب التسبيح والتحميد، والتأمين (رقم ٩١٤)]

''جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو (کیونکہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں) اور جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگئی تو اس کے پچھلے گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے۔''

یعنی جب امام نماز میں ولا الضالین کے بعد آمین کہے تو تم بھی آمین کہو اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اتنی بلند آواز سے آمین کہتے کہ مسجد گونج اٹھتی۔

ستارھواں سبب:

جمعہ کے دن غسل

جمعہ کے دن غسل کرنا اور تیاری کرنا یعنی خوشبو، تیل وغیرہ استعمال کرنا

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ❶ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ، وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهِ، أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيبِ بَيْتِهِ ثُمَّ يَخْرُجُ، فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهُ، ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ، إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى».

[صحيح البخاري، كتاب الجمعة، باب الدهن للجمعة، رقم (٨٤٣)]

"جو آدمی جمعہ کے دن غسل کرتا ہے اور اپنی طاقت کے مطابق پاکیزگی حاصل کرتا ہے تیل لگاتا ہے اور اگر گھر میں خوشبو ہو تو وہ بھی لگاتا ہے پھر مسجد میں آکر دو آدمیوں کے درمیان نہیں گھستا (یعنی جہاں جگہ مل جائے بیٹھ جاتا ہے) پھر وہ نماز پڑھتا ہے جتنی اس کے لیے مقدر ہوتی ہے اور جب امام خطبہ دیتا ہے تو وہ خاموشی سے سنتا ہے تو اس کے اس جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔"

اٹھارواں سبب:

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں:

❶ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ، کنیت ابوعبداللہ نام سلمان ہے۔ ان کا تعلق فارس سے تھا گھر سے دین حق کی تلاش میں نکلے تھے اور عیسائیت اختیار کر لی تھی۔ اس لیے مدینہ میں منتقل ہوئے تھے مدینہ میں آتے ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے تھے ان کا لقب سلمان الخیر تھا۔ اسلام میں داخل ہونے کے بعد اسی لقب کو خوب نبھایا، ان کے دینی خلوص اور محبت کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں فرمایا: سلمان ہمارے اہل بیت میں سے ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو مدائن کا والی مقرر کیا۔ محنت ومزدوری کر کے جو کچھ کماتے اسے اللہ کی راہ میں خرچ وخیرات کر دیتے تھے ۳۲ ہجری میں وفات پائی، ان کی عمر میں اختلاف ہے بعض نے کہا ۲۵۰ سال اور بعض نے کہا ۳۵۰ سال عمر پائی۔

كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ، يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ. وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ قَامَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا، فَأَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللّٰهِ. قَالَ هَلْ حَضَرْتَ مَعَنَا الصَّلَاةَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ قَدْ غَفَرَ لَكَ.

[صحيح البخاری، كتاب المحاربين، باب إذا أقر بالحد، رقم (٦٤٣٧)، مسلم (٧١٨٢)]

''میں نبی اکرم ﷺ کے پاس تھا ایک آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اورکہا یا رسول اللہ مجھ سے ایسا جرم سرزد ہوگیا ہے جس پر میں سزا (حد) کا مستحق ہوگیاہوں آپ وہ سزا مجھ پر نافذ فرمائیں (اتنے میں) نماز کا وقت ہوگیا اور اس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی جب وہ نماز سے فارغ ہوگیا تو اس نے پھر کہا یا رسول اللہ! مجھ سے قابل سزا جرم کا ارتکاب ہوگیاہے آپ میرے بارے میں اللہ کی کتاب (کا حکم) نافذ کریں آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: کیا تو نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی ہے؟ اس نے کہا جی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا گناہ معاف کر دیا گیا ہے۔''

یعنی جس آدمی سے گناہ ہوجاتا ہے پھر وہ اللہ سے ڈرتا ہے اور جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتا ہےتو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دیتے ہیں۔

حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ ❶ سے روایت ہے کہ ایک انصاری نوجوان

❶ سعید بن مسیّب: سعید بن مسیّب کبار تابعین کے سردار ہیں۔علم کے اعتبار سے ان سب سے وسیع العلم تھے۔ انھوں نے فقہ، حدیث، زہد، عبادت اورتقویٰ وورع کے بارے میں بہت کچھ جمع کیا ہوا تھا یعنی اگر ان کو جامع العلوم شخصیت کہا جائے تو مبالغہ نہیں ہوگا ان کی پیدائش عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دو سال بعد ہوئی تھی اور ۹۰ ہجری کے بعد فوت ہوئے۔

کی موت کا وقت جب قریب آیا تو اس نے کہا میں تم کو ایک حدیث سنانا چاہتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی، میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے سنا تھا آپ ﷺ فرمار ہے تھے:

«إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ لَمْ يَرْفَعْ قَدَمَهُ الْيُمْنَى إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ حَسَنَةً وَلَمْ يَضَعْ قَدَمَهُ الْيُسْرَى إِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ سَيِّئَةً فَلْيُقَرِّبْ أَحَدُكُمْ أَوْ لِيُبَعِّدْ فَإِنْ أَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى فِي جَمَاعَةٍ غُفِرَ لَهُ فَإِنْ أَتَى الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّوْا بَعْضًا وَبَقِيَ بَعْضٌ صَلَّى مَا أَدْرَكَ وَأَتَمَّ مَا بَقِيَ كَانَ كَذٰلِكَ فَإِنْ أَتَى الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّوْا فَأَتَمَّ الصَّلَاةَ كَانَ كَذٰلِكَ».

[صحيح] [سنن أبي داود ،كتاب الصلاة، باب ما جاء في الهدى في المشى رقم (٥٦٣)]

''جب تم میں سے کوئی اچھی طرح وضو کر کے نماز کی طرف نکلتا ہے تو جب دایاں قدم اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ایک نیکی لکھ دیتے ہیں۔ اور جب بایاں قدم رکھتا ہے تو ایک گناہ مٹا دیتے ہیں، اب تم کو اختیار ہے جس کا دل چاہے اپنا گھر مسجد کے قریب رکھے یا دور رکھے، پھر وہ مسجد میں آتا ہے اور جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے تو اس کو بخش دیا جائے گا اور اگر مسجد میں آیا اور کچھ نماز پڑھی جا چکی تھی اور کچھ باقی تھی تو جتنی وہ جماعت کے ساتھ پاتا ہے پڑھتا ہے اور باقی آخر میں پوری کرتا ہے تو اس کو بھی بخش دیا جائے گا۔ اور اگر مسجد میں آیا تو جماعت ہو چکی تھی تو اس نے اپنی نماز پڑھی تو پھر بھی اس کو بخشش دیا جاتا ہے (یعنی جو

آدمی مسجد میں آکر باجماعت نماز ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو بخش دیتے ہیں)۔"

انیسواں سبب:

اللہ کے ذکر والی مجالس میں بیٹھنا

ایسی مجلسیں جن میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو اس میں بیٹھتا ہے تو اس کی بخشش ہو جاتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَلَائِكَةً سَيَّارَةً فُضُلًا يَتَتَبَّعُونَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ فَإِذَا وَجَدُوا مَجْلِسًا فِيهِ ذِكْرٌ قَعَدُوا مَعَهُمْ وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِأَجْنِحَتِهِمْ حَتَّى يَمْلَئُوا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَإِذَا تَفَرَّقُوا عَرَجُوا وَ صَعِدُوا إِلَى السَّمَاءِ قَالَ فَيَسْأَلُهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَ هُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ مِنْ أَيْنَ جِئْتُمْ فَيَقُولُونَ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادٍ لَكَ فِي الْأَرْضِ يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَ يُهَلِّلُونَكَ وَ يَحْمَدُونَكَ وَيَسْأَلُونَكَ قَالَ وَمَاذَا يَسْأَلُونِي قَالُوا يَسْأَلُونَكَ جَنَّتَكَ قَالَ وَهَلْ رَأَوْا جَنَّتِي قَالُوا لَا أَيْ رَبِّ قَالَ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا جَنَّتِي قَالُوا وَيَسْتَجِيرُونَكَ قَالَ وَمِمَّ يَسْتَجِيرُونَنِي قَالُوا مِنْ نَارِكَ يَا رَبِّ قَالَ وَ هَلْ رَأَوْا نَارِي قَالُوا لَا قَالَ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا نَارِي قَالُوا وَ يَسْتَغْفِرُونَكَ قَالَ فَيَقُولُ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَأَعْطَيْتُهُمْ مَا سَأَلُوا وَأَجَرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوا قَالَ فَيَقُولُونَ رَبِّ

فِيهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ إِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ قَالَ فَيَقُولُ وَ لَهُ غَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ» .

[صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب فضل مجالس الذكر (٤/ رقم ٢٦٨٩)
مسند أحمد (٢/ ٣)]

''اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو راستوں میں چلتے پھرتے رہتے ہیں اور اللہ کی یاد اور ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں اور جہاں ان کو ایسے لوگ مل جاتے ہیں تو ایک دوسرے کو آواز دینے لگتے ہیں ادھر آجاؤ، تمھارا مطلوب اور مقصود مل گیا (یعنی ذکر کرنے والے) تو فرشتے بھی ان کے ساتھ بیٹھ کر ذکر سننا شروع کر دیتے ہیں اور جب ذکر کی مجلس ختم ہوتی ہے تو فرشتے جب اللہ تعالیٰ کے پاس جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے پوچھتے ہیں (حالانکہ وہ ان سے زیادہ ہر ایک بات کو جانتا ہے) اے میرے فرشتو! کہاں سے آئے ہو، تو فرشتے کہتے ہیں اے اللہ ہم تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو دنیا میں تجھے اللہ کہتے ہیں وہ کیا کر رہے تھے تو فرشتے فرماتے ہیں: اے اللہ! وہ تیری تسبیح، تکبیر اور تحمید و تمجید بیان کر رہے تھے اللہ تعالیٰ فرشتوں سے استفسار کرتے ہیں کیا ان بندوں نے مجھے دیکھا ہے تو فرشتے کہتے ہیں اے اللہ انھوں نے تجھ کو نہیں دیکھا تو اللہ فرماتے ہیں اے فرشتو اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو پھر کیا ہوتا؟ تو فرشتے کہتے ہیں اگر تجھ کو دیکھ لیتے تو اس سے بھی زیادہ تیرا ذکر اور عبادت بڑائی و کبریائی بیان کرتے، اللہ فرماتے ہیں، اے فرشتو! وہ میرے بندے کس چیز کا سوال کر رہے تھے؟ فرشتے کہتے ہیں اے اللہ! وہ تیری جنت کا سوال کر رہے تھے، اللہ

فرماتے ہیں کیا انھوں نے جنت کو دیکھا ہے فرشتے کہتے ہیں اے اللہ! انھوں نے تیری جنت کو نہیں دیکھا، تو اللہ فرماتے ہیں اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیتے تو ان کی حالت کیا ہوتی، تو فرشتے کہتے ہیں اگر تیری جنت کو دیکھا ہوتا تو اس سے بھی زیادہ حریص ہوجاتے۔ تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے سوال کرتے ہیں، اچھا یہ بتلاؤ کہ وہ کس چیز سے پناہ مانگ رہے تھے (تو فرشتے جواب دیتے ہیں) اے اللہ! وہ تیری جہنم سے پناہ مانگ رہے تھے اللہ فرماتے ہیں کیا انھوں نے میری جہنم کے غیض وغضب کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں، نہیں دیکھا اے ہمارے مولا، اللہ فرماتے ہیں اگر وہ میری المناک جہنم کو دیکھ لیتے تو ان کی حالت کیا ہوتی؟ تو فرشتے فرماتے ہیں اے اللہ اگر انھوں نے تیری جہنم کو دیکھا ہوتا تو اور زیادہ تجھ سے ڈرتے اور اس سے پناہ مانگتے، تو اللہ فرماتے ہیں: میں نے ان سب کو معاف کر دیا ہے، اور جس کا وہ سوال کرتے تھے وہ چیز ان کو عطا کر دی ہے اور جس سے پناہ مانگتے تھے ان کو پناہ بھی دے دی ہے۔ فرشتے عرض کرتے ہیں اے اللہ ایک شخص ویسے ہی کام کی غرض سے آیا تھا وہ ذکر کے لیے تو نہیں آیا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، اے فرشتو! ان ذکر کرنے والوں کے پاس بیٹھنے والا بھی بدنصیب نہیں ہوتا، نامراد نہیں ہوسکتا، میں نے اس کو بھی بخش دیا ہے۔''

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر بڑا افضل عمل ہے اور جو لوگ اللہ کے ذکر کے لیے مجالس قائم کرتے ہیں اور درس وتدریس وغیرہ کا اہتمام کرتے ہیں تو یہ لوگ اللہ کو بڑے پیارے لگتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو بخش دیتے ہیں۔

بیسواں سبب:

سبحان اللہ، الحمدللہ، اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کہنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَ حَمِدَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ».

[صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب استحباب الذكر بعد الصلاة، رقم (١٣٨٠)]

"جو کوئی ہر نماز کے بعد تینتیس (۳۳) مرتبہ سبحان اللہ کہے اور تینتیس (۳۳) مرتبہ الحمد للہ کہے اور تینتیس (۳۳) مرتبہ اللہ اکبر کہے، پس یہ ننانوے (۹۹) کی گنتی ہوئی اور سو پورا کرنے کے لیے ایک مرتبہ یہ الفاظ کہتا ہے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تو اس کے گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔"

اور بخاری و مسلم کی ایک روایت ہے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَ إِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ».

[صحيح البخاری، كتاب الدعوات ، باب فضل التسبيح، رقم (٦٠٤٢)، صحيح مسلم، كتاب الذكر، باب فضل التهليل، رقم (٧٠١٨)]

''جو آدمی ایک دن میں سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو بھی معاف کر دیتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔''

اکیسواں سبب:

رکوع سے اٹھتے وقت دعا پڑھنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ».

[صحیح البخاری، کتاب صفة الصلاة، باب فضل اللهم ربنا ولك الحمد، رقم (٧٦٣)، مسلم، کتاب الصلاة، باب التسبیح والتحمید والتامین، رقم (٩٤٠)]

''جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو کیونکہ جس کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے کے ساتھ مل گیا تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''

بائیسواں سبب:

نماز میں پہلی اور دوسری صف میں کھڑا ہونا

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ [1] سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ

[1] عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ ان کنیت ابو نجیح ہے۔ اہل صفہ کے خاص آدمی ہیں حمص میں رہائش پذیر ہوئے کئی احادیث کے راوی ہیں۔ بنی سلیم قبیلے سے تعلق ہے جیسا کہ عنبسہ بن عبد فرماتے ہیں میں نو آدمیوں میں سے ایک ہوں جنھوں نے آپ کے پاس قبیلہ بنو سلیم میں آکر اکٹھے اسلام قبول کیا۔ اور ان نو میں بڑے عرباض بن ساریہ السلمی تھے اور آپ نے ۷۵ ہجری میں وفات پائی۔

عمل تھا:

كَانَ يَسْتَغْفِرُ لِلصَّفِّ الْمُقَدَّمِ ثَلاثًا وَلِلثَّانِيْ مَرَّةً.

[صحيح] سنن ابن ماجه، كتاب إقامة الصلاة، باب فضل الصف، رقم ٩٩٦، صحيح الجامع (٤٩٥٢)]

''آپ ﷺ پہلی صف کے لیے (اللہ تعالیٰ سے) تین بار بخشش طلب کرتے اور دوسری صف کے لیے ایک مرتبہ بخشش طلب کرتے۔''

اور جب ایک مومن مسلمان کے لیے اللہ کے رسول ﷺ بخشش طلب کریں تو اللہ تعالیٰ اس کو ضرور بخش دیتے ہیں لہٰذا پہلی صف میں کھڑا ہونا چاہیے اگر نہ ہو سکے تو دوسری صف میں کھڑا ہو کر بخشش کا مستحق ٹھہرنا چاہیے اور پہلی صف کی فضیلت کو نبی ﷺ نے بیان کرتے ہوئے فرمایا:

«إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ».

[صحيح] النسائي، كتاب الاذان، باب رفع الصوت بالاذان. مسند احمد رقم الحديث: ١٧٧٧٤، الجامع الصغير رقم الحديث: ١٨٤١]

''بے شک اللہ تعالیٰ پہلی صف پر اپنی رحمتوں کا نزول کرتے ہیں اور اس کے فرشتے بھی پہلی صف کے لیے بخشش اور رحمت کی دعائیں کرتے ہیں۔''

تئیسواں سبب:

نماز تسبیح پڑھنا

ابورافع رضی اللہ عنہ [1] سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا عباس رضی اللہ عنہ

[1] کنیت ابورافع ہے نام میں اختلاف ہے بعض نے اسلم بعض نے ہرمز بعض نے ثابت اور بعض نے ابراہیم نقل کیا ہے۔ قبطی (مصری) تھے۔ یہ دراصل عباس رضی اللہ عنہ کے غلام تھے تو عباس رضی اللہ عنہ نے انھیں نبی ﷺ کو ہبہ کر دیا تھا۔ غزوہ بدر سے پہلے مشرف بہ اسلام ہو چکے تھے مگر اس میں شریک نہ ہوئے تھے لیکن بعد =

سے کہا:

«يَا عَمِّ! أَلاَ أَصِلُكَ ، أَلاَ أَحْبُوكَ أَلاَ أَنْفَعُكَ» .

اے چچا کیا میں تیرے ساتھ صلہ رحمی اور محبت نہ کروں اور تجھے فائدہ نہ پہنچاؤں تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیوں نہیں یا رسول اللہ!

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے چچا چار رکعت نماز پڑھو اور ہر رکعت میں سورة فاتحہ اوراس کے ساتھ کوئی اورسورۃ پڑھ کر پندرہ مرتبہ رکوع سے پہلے یہ دعا (سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ) پڑھو پھر رکوع کرو اور رکوع کی حالت میں دس بار یہی دعا پڑھو پھر رکوع سے سر اٹھانے کے بعد سجدہ سے پہلے دس مرتبہ پڑھو، پھر سجدہ کرو، اور سجدہ کی حالت میں دس مرتبہ پڑھو پھر سجدے سے سر اٹھا کر دس مرتبہ پڑھو، اور پھر دوسرا سجدہ کرو اور اس میں بھی دس مرتبہ پڑھو پھر سجدے سے سر اٹھا کر کھڑے ہونے سے پہلے (یعنی جلسہ استراحت میں) دس مرتبہ پڑھو، یہ ایک رکعت میں پچھتر بار ہوئی اسی طرح باقی تین رکعتوں میں پڑھو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«فَلَوْ كَانَتْ ذُنُوبُكَ مِثْلَ رَمْلِ عَالِجٍ لَغَفَرَ اللّٰهُ لَكَ» .

[صحيح] [جامع الترمذی، كتاب الوتر، باب صلاة التسبيح، رقم (٤٨٢)، صحيح الجامع (٧٩٣٧)]

''اگر آپ کے گناہ (صغیرہ) ریت کے ٹیلے کے برابر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ انھیں بخش دیں گے۔''

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے یا رسول اللہ! روزانہ کون پڑھے گا؟ تو

= کے غزوات میں شریک ہوتے رہے جب عباس رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرلیا تو ان کے اسلام قبول کرنے کی بشارت ابورافع نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس مقام مسرت پر انھیں آزاد کر دیا۔ ۳۶ ہجری میں علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے شروع میں مدینہ میں وفات پائی۔

آپ ﷺ نے فرمایا: جو تم میں سے روزانہ پڑھنے کی طاقت رکھتا ہے وہ روزانہ پڑھ لے، اگر نہیں تو ہر جمعہ کو پڑھ لے اگر ہر جمعہ نہیں پڑھ سکتا ہے تو مہینہ میں ایک مرتبہ پڑھ لے اور اگر مہینہ میں بھی نہیں پڑھ سکتا تو سال میں ایک مرتبہ پڑھ لے۔

چوبیسواں سبب:

مالدار کو مہلت دینا اور تنگدست کو معاف کرنا

حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے:

«مَاتَ رَجُلٌ فَقِيلَ لَهُ قَالَ أُبَايِعُ النَّاسَ فَأَتَجَوَّزُ عَنِ الْمُوسِرِ وَأُخَفِّفُ عَنِ الْمُعْسِرِ».

[صحيح البخاری، کتاب الاستقراض، باب حسن التقاضی، رقم (۲۲٦۱)]

''ایک شخص مر گیا تو اس سے پوچھا گیا (کیا تیرے پاس کوئی نیکی ہے) تو اس نے کہا میں لوگوں سے خرید وفروخت کا معاملہ کرتا تھا تو مالداروں کو مہلت دیتا تھا اور تنگدستوں کو معاف کر دیتا تھا چنانچہ (اس عمل کی وجہ سے) وہ بخش دیا گیا۔''

صحیح البخاری کی ایک دوسری روایت میں ہے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے:

''اگلے لوگوں میں ایک شخص کے پاس اس کی روح قبض کرنے کے لیے ملک الموت آیا (چنانچہ وہ مر گیا) تو اس سے سوال ہوا کیا تو نے کوئی نیکی کی ہے؟ اس نے کہا مجھے معلوم نہیں اس سے کہا گیا (اچھی طرح) سوچ لو۔ اس نے کہا: اس کے سوا تو مجھے معلوم نہیں

کہ میں دنیا میں لوگوں کے ساتھ خرید وفروخت کیا کرتا اور (لوگوں کو قرض کے طور پر) بیچا کرتا اور ان سے تقاضا کیا کرتا تھا تو میں مالدار کو مہلت دے دیتا اور تنگدست کو معاف کر دیتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اسے جنت میں داخل کر دیا۔''

[صحیح البخاری، کتاب الأنبیاء، باب ما ذکر عن بنی إسرائیل ، رقم (۳۲٦٦)]

پچیسواں سبب:

گناہوں کی بخشش طلب کرنا

﴿وَمَن يَعْمَلْ سُوٓءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُۥ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ ٱللَّهَ يَجِدِ ٱللَّهَ غَفُورًا رَّحِيمًا﴾.

''اور جو کوئی کسی برائی کا ارتکاب کرے یا اپنی جان پر ظلم کر بیٹھے پھر وہ اللہ تعالیٰ سے مانگے تو وہ اللہ کو بڑا ہی بخشنے والا نہایت مہربان پائے گا۔''

﴿ٱسْتَغْفِرُوا۟ رَبَّكُمْ إِنَّهُۥ كَانَ غَفَّارًا﴾.

''تم لوگ بخشش مانگو اپنے رب سے (اپنے گناہوں، تو وہ بخش دے گا) بلاشبہ وہ بڑا ہی بخشنے والا ہے۔''

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ يَقُوْلُ مَنْ يَدْعُوْنِيْ فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِيْ فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِيْ فَأَغْفِرَ لَهُ».

[صحیح البخاری، کتاب التهجد، باب الدعاء والصلاة من آخر اللیل، رقم (۱۰۹٤)، مسلم ، کتاب صلاة المسافرین، باب الترغیب فی الدعاء والذکر فی آخر اللیل رقم ۷۵۸)]

''ہمارا رب تبارک وتعالیٰ ہر رات آسمان دنیا کی طرف اترتا ہے جس وقت آخری تہائی رات باقی رہتی ہے اور فرماتا ہے کہ کون ہے جو مجھے پکارے تو میں اس کی پکار قبول کروں، کون ہے جو مجھ سے مانگے تو میں اسے دوں، کون ہے جو مجھ سے مغفرت چاہے تو میں اسے بخش دوں۔''

⊙ دوسری حدیث میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَا مِنْ عَبْدٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا فَيُحْسِنُ الطُّهُوْرَ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ ﴿وَالَّذِيْنَ إِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ﴾» .

[صحیح][سنن أبي داود، كتاب الوتر، باب في الاستغفار، رقم (١٥٢٣)]

''کوئی بندہ ایسا نہیں جو کوئی گناہ کر بیٹھے اور اچھی طرح وضو کر کے کھڑے ہوکر دو رکعت نماز پڑھے اور پھر اللہ سے معافی مانگے مگر اللہ اس کو بخش دے گا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿وَالَّذِيْنَ إِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ﴾''

⊙ تیسری حدیث سنن ابی داود میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَخْطَأَ خَطِيئَةً نُكِتَتْ فِيْ قَلْبِهٖ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فَإِذَا هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ سُقِلَ قَلْبُهٗ وَإِنْ عَادَ زِيْدَ فِيْهَا حَتّٰى تَعْلُوَ قَلْبَهٗ وَهُوَ الرَّانُ الَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ ﴿كَلَّا

بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾».

[صحیح][جامع الترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب سورۃ ویل للمطففین، رقم (۳۳۳٤)]

''جب کوئی بندہ گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر سیاہ نقطہ لگا دیا جاتا ہے پھر وہ اگر اسے ترک کر دے یا استغفار کرے اور توبہ کرے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے اور اگر وہ دوبارہ گناہ کرے تو سیاہی بڑھا دی جاتی ہے اور یہی وہ ران ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے (سورۃ المطففین) میں کیا ہے ۔ہرگز نہیں بلکہ ان کے (برے) کاموں سے ان کے دلوں پر زنگ لگ گیا ہے۔''

⊙ چوتھی حدیث قدسی جامع ترمذی کے اندر آتی ہے۔انس بن مالک فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرمار ہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

«يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيكَ وَلَا أُبَالِي يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ وَلَا أُبَالِي يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيتَنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً».

[صحیح][الترمذی، کتاب الدعوات، باب فی فضل التوبة والاستغفار، رقم (۳٥٤۰)]

''اے ابن آدم جب تک تو مجھے پکارتا رہے گا اور مجھ سے مغفرت کی امید رکھے گا تو میں تجھے معاف کرتا رہوں گا خواہ تیرے گناہ آسمان کے کناروں تک ہی پہنچ جائیں۔تب بھی اگر تو مجھ سے مغفرت مانگے گا تو میں تجھے معاف کر دوں گا مجھے کوئی پرواہ نہیں ۔

اے ابن آدم اگر تو زمین سے لے کر آسمان کے کناروں تک بھی گناہ کرنے کے بعد مجھ سے اس حالت میں ملے گا کہ تو نے شرک نہیں کیا تو میں تجھے اتنی ہی مغفرت عطا کروں گا۔"

⊙ پانچویں حدیث مسند احمد میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ الشَّيْطَانَ قَالَ: وَعِزَّتِكَ يَا رَبِّ! لَا أَبْرَحُ أُغْوِي عِبَادَكَ مَا دَامَتْ أَرْوَاحُهُمْ فِي أَجْسَادِهِمْ. قَالَ الرَّبُّ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أَزَالُ أَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُونِي».

[صحيح][مسند أحمد (٣/ ١١٢٥٥)]

"شیطان نے کہا اے اللہ مجھے تیری عزت کی قسم جب تک تیرے بندوں کے جسموں میں جان ہے میں انھیں (گناہوں پر آمادہ) کرتا رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے کہا مجھے میری عزت اور جلال کی قسم میں ہمیشہ ان کو معاف کرتا رہوں گا جب تک میرے بندے مجھ سے بخشش مانگتے رہیں گے۔"

چھبیسواں سبب:

مسلمان کو غسل دینا اور اس کے عیب کو چھپانا

ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَكَتَمَ عَلَيْهِ غُفِرَ لَهُ أَرْبَعِينَ مَرَّةً وَمَنْ كَفَّنَ مَيِّتًا كَسَاهُ اللّٰهُ مِنَ السُّنْدُسِ وَإِسْتَبْرَقِ الْجَنَّةِ وَمَنْ حَفَرَ لِمَيِّتٍ قَبْرًا فَأَجَنَّهُ فِيهِ أُجْرِيَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ كَأَجْرِ مِسْكِينٍ أَسْكَنَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

[صحيح][مستدرك حاكم، كتاب الجنائز، رقم (١٣٠٧)]

''جو کسی میت کو غسل دیتا ہے تو اس کے عیوب کو چھپا دیتا ہے تو (اگر وہ چالیس مرتبہ بھی گناہ کرے تو) اس کو چالیس مرتبہ بخش دیا جائے گا۔اور جو کسی میت کو کفن پہناتا ہے تو اللہ رب العزت اس کو جنت کے موٹے اور باریک ریشم کا لباس پہنائیں گے۔ اور جو کسی میت کے لیے قبر کھودتا ہے اور اس کو اس میں داخل کرتا ہے تو اس کو اتنا اجر دیا جائے گا جتنا اجر ایک مسکین کے لیے قیامت تک رہائش دینے کا اجر دیا جاتا ہے۔''

ستائیسواں سبب:

سلام کہنا اور اچھی گفتگو کرنا

ابوشریح رضی اللہ عنہ [1] سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول مجھے ایسا عمل بتلائیں جس کی وجہ سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ مِنْ مُوجِبَاتِ الْمَغْفِرَةِ بَذْلَ السَّلَامِ وَحُسْنَ الْكَلَامِ».

[صحیح][المعجم الكبير للطبرانی رقم ١٨٣٢١ ، صحيح الجامع (٢٢٣٢)]

''یقیناً مغفرت کو واجب قرار دینے والے اعمال میں سے سلام کہنا اور اچھی گفتگو کرنا ہے۔''

اٹھائیسواں سبب:

اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہونا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

[1] نام عمرو بن خویلد اور بعض کے نزدیک خویلد بن عمرو، کنیت ابوشریح خزاعی، کعبی عدوی، خزامی ہیں۔ فتح مکہ سے پہلے اسلام قبول کیا مدینہ میں ٦٨ ہجری کو وفات پائی۔

﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾۔

[الزمر:۵۳]

''کہہ دیجیے کہ میرے بندو! جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ، بالیقین اللہ تعالیٰ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے واقعی وہ بڑی بخشش بڑی رحمت والا ہے۔''

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ کی مغفرت کی وسعت کا بیان ہے۔ اسراف کا معنی ہے: گناہوں کی کثرت اور اس میں افراط اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔ مطلب ہے کہ ایمان لانے سے قبل یا توبہ واستغفار کا احساس پیدا ہونے سے پہلے کتنے گناہ کیے ہوں۔ انسان یہ نہ سمجھے کہ میں تو بہت زیادہ گناہ گار ہوں مجھے اللہ تعالیٰ کیونکر معاف کرے گا؟ بلکہ سچے دل سے اگر ایمان قبول کرے گا یا توبہ نصوحہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ تمام گناہ معاف کر دے گا۔

اور شان نزول کی روایت سے بھی یہی مفہوم ثابت ہوتا ہے کہ کچھ کافر ومشرک تھے جنھوں نے کثرت سے قتل اور زنا کاری کا ارتکاب کیا تھا یہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ آپ ﷺ کی دعوت صحیح ہے لیکن ہم لوگ بہت زیادہ خطار کار ہیں اگر ہم ایمان لے آئیں تو کیا وہ سب معاف ہو جائیں گے جس پر اس کا آیت کا نزول ہوا۔

[صحيح البخاری، كتاب التفسير، باب فی تفسير سورة الزمر(رقم ٤٥٣٢)]۔

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اللہ کی رحمت ومغفرت کی امید پر خوب گناہ کیے جاؤ اس کے احکام وفرائض کی مطلق پرواہ نہ کرو اور اس کی حدود اور ضابطوں کو بے دردی سے پامال کرو اس طرح اس کے غضب وانتقام کو دعوت دے کر اس کی رحمت ومغفرت کی امید رکھنا نہایت نادانش مندی اور خام خیالی ہے یہ تخمِ حنظل بو

کر ثمرات وفوائد کی امید رکھنے کے مترادف ہے ایسے لوگوں کو یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ جہاں اپنے بندوں کے لیے غفور رحیم ہے وہاں وہ نافرمانوں کے لیے عزیز ذو انتقام بھی ہے۔

چنانچہ قرآن کریم میں متعدد جگہ ان دونوں پہلوؤں کو ساتھ ساتھ بیان کیا گیا ہے جیسے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿نَبِّئْ عِبَادِيْ اَنِّيْ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ وَ اَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ﴾۔ [الحجر:٤٩، ٥٠]

''خبر دیں میرے بندوں کو کہ بے شک میں بڑی بخشش والا بڑی حکمت والا ہوں اور بے شک میرا عذاب درد ناک عذاب ہے۔''

غالبًا یہی وجہ ہے کہ یہاں آیت کا آغاز یا عبادی (میرے بندو) سے فرمایا جس سے یہی معلوم ہوا ہے کہ ایمان لا کر یا سچی توبہ کر کے صحیح معنوں میں اس کا بندہ بن جائے گا اس کے گناہ اگر سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں تو وہ معاف فرمادے گا۔ وہ اپنے بندوں کے لیے یقیناً غفور ورحیم ہے جیسے حدیث میں سو آدمیوں کے قاتل کی توبہ کا واقعہ گزر چکا ہے۔

اوراسی طرح انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

«يَا ابْنَ آدَمَ! إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِيْ وَرَجَوْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ عَلٰى مَا كَانَ فِيْكَ وَلَا أُبَالِيْ».

[صحیح][جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب فضل التوبة (رقم ٣٥٤٠)]

''اے ابن آدم جب تک تو مجھے پکارتا رہے گا اور مجھ سے مغفرت کی امید رکھے گا تو میں تجھے معاف کرتا رہوں گا اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔''

اس سے معلوم ہوا جو شخص اللہ کی رحمت سے ناامید نہیں ہوتا اللہ اسے بخش دیتا ہے۔

انتیسواں سبب:

اسلام قبول کرنا

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ قُلۡ لِّلَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اِنۡ یَّنۡتَہُوۡا یُغۡفَرۡ لَہُمۡ مَّا قَدۡ سَلَفَ ۚ وَ اِنۡ یَّعُوۡدُوۡا فَقَدۡ مَضَتۡ سُنَّتُ الۡاَوَّلِیۡنَ ﴾. [الأنفال:٣٨]

”آپ کہہ دیجیے ان کافروں سے کہ اگر یہ لوگ باز آجائیں تو ان کے سارے گناہ جو پہلے ہو چکے ہیں سب معاف کر دیے جائیں گے اور اگر وہ اپنی وہی عادت رکھیں تو (کفار) سابقین کے حق میں قانون نافذ ہو چکا ہے۔“

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْإِسْلَامَ یَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ».

[صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب کون الإسلام یهدم ما کان قبله، رقم ٣٣٦]

”عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تو جانتا نہیں ہے کہ اسلام پہلے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔“

تیسواں سبب:

دار الکفر سے دار الاسلام کی طرف ہجرت کرنا

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ثُمَّ اِنَّ رَبَّکَ لِلَّذِیۡنَ ہَاجَرُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا فُتِنُوۡا ثُمَّ جٰہَدُوۡا وَ

صَبَرُوْا اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾. [النحل: ١١٠]

''جن لوگوں نے فتنوں میں ڈالے جانے کے بعد ہجرت کی پھر جہاد کیا اور صبر کا ثبوت دیا بے شک تیرا پروردگار ان باتوں کے بعد انھیں بخشنے والا اور مہربانیاں کرنے والا ہے۔''

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«وَأَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا» .

[صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب كون الإسلام يهدم رقم (٣٣٦)]

''اور بے شک ہجرت پہلے گناہوں کو ختم کر دیتی ہے۔''

اکتیسواں سبب:

حج مبرور

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«وَأَنَّ الْحَجَّ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا» .

[صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب كون الإسلام يهدم رقم (٣٣٦)]

''اور بے شک حج پہلے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔''

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ» .

[صحيح البخارى، كتاب الحج، باب فضل الحج المبرور، رقم (١٤٤٩)، مسلم رقم (٣٣٥٨)]

''جس نے اللہ کے لیے حج کیا اور اس نے نہ فحش بات کی اور نہ گناہ کا مرتکب ہوا وہ اس دن کی طرح (گناہ سے پاک اور صاف) ہوگا جس دن اس کو اس کی ماں نے جنم دیا تھا۔''

بتیسواں سبب:

حجر اسود اور رکن یمانی کو چھونا

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ❶ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ مَسْحَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ وَالرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ يَحُطَّانِ الْخَطَايَا حَطًّا».

[صحیح][مسند احمد رقم الحديث (٤٥٨٥)، صحيح الجامع رقم (٢١٩٥)]

''بے شک حجر اسود اور رکن یمانی کا چھونا گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔''

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«نَزَلَ الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِيْ آدَمَ».

[صحیح][جامع الترمذی، ابواب الصوم، باب فضل الحجر الأسود رقم (٨٧٧) صحيح الجامع الصغير رقم (٦٧٥٦)]

''حجر اسود جب جنت سے اتارا گیا تو دودھ سے زیادہ سفید تھا لیکن بنی آدم کے گناہوں نے اس کو سیاہ کر دیا۔''

تینتیسواں سبب:

نفاق سے دور رہنا

﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ * سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ

---

❶ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، آپ زاہد اور پختہ علم والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں شمار ہوتے ہیں۔ صغر سنی میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ مکہ سے مدینہ کی جانب ہجرت بھی کی۔ پہلی مرتبہ غزوہ خندق میں شریک ہوئے۔ ۷۳ ہجری میں مکہ مکرمہ میں وفات پائی اور ذی طویٰ نامی جگہ میں دفن ہوئے۔

لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفَاسِقِيْنَ﴾۔ [المنافقون:٥-٦]

''اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ تمھارے لیے اللہ کے رسول استغفار کریں تو اپنے سر مٹکاتے ہیں اور آپ دیکھیں گے کہ وہ تکبر کرتے ہوئے رک جاتے ہیں ان کے حق میں آپ کا استغفار کرنا اور نہ کرنا برابر ہے اللہ تعالیٰ انھیں ہرگز نہیں بخشے گا بے شک اللہ تعالیٰ (ایسے) نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔''

⊙ یعنی منافق اپنے نفاق پر اصرار اور کفر پر استمرار کی وجہ سے ایسے مقام پر پہنچ گئے ہیں جہاں استغفار اور عدم استغفار ان کے حق میں برابر ہے۔

اور اگر اسی حالت نفاق میں مر گئے تو ان کے لیے بخشش کے دروازے بند کر دیے جائیں گے ہاں اگر وہ زندگی میں کفر ونفاق سے تائب ہو جائیں تو بات اور ہے پھر ان کی مغفرت ممکن ہے۔

چونتیسواں سبب:

قیامت پر ایمان اور رَبِّ اغْفِرْ لِیْ خَطِیْئَتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ بکثرت پڑھنا

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ مِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ يَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَ صَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ اَلَاۤ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِىْ رَحْمَتِهٖ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾۔ [التوبة:٩٩]

''اور بعض اہل دیہات میں ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور قیامت

کے دن پر ایمان رکھتے ہیں اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں اس کو عنداللہ قرب حاصل ہونے کا ذریعہ اور رسول کی دعا کا ذریعہ بناتے ہیں یاد رکھو کہ ان کا یہ خرچ کرنا بے شک ان کے لیے موجب قربت ہے ان کو اللہ تعالیٰ ضرور اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت والا بڑی رحمت والا ہے۔

- اس آیت کریمہ میں اعراب کی دوسری قسم بیان ہوئی ہے کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے یوم آخرت پر ایمان لانے کی توفیق عطا فرمائی اور ان کے قیامت کے دن پر ایمان رکھنے اور صدقہ وخیرات کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی رحمت اور مغفرت کا مستحق ٹھہرایا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

«قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! ابْنُ جُدْعَانَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَصِلُ الرَّحِمَ وَيُطْعِمُ الْمِسْكِينَ فَهَلْ ذَاكَ نَافِعُهُ؟ قَالَ: لَا يَنْفَعُهُ إِنَّهُ لَمْ يَقُلْ يَوْمًا رَبِّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ».

[صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب الدليل على أن من مات على الكفر لا ينفعه عمل، رقم (٥٤٠).

''میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ابن جدعان زمانہ جاہلیت میں اسلام سے پہلے حالت کفر میں صلہ رحمی کرتا تھا۔ مسکینوں کو کھانا کھلاتا تھا تو کیا اِس سے اُس کو فائدہ ہو گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کام اسے کوئی فائدہ نہیں دے گا کیونکہ اس نے کبھی یہ نہیں کہا: رَبِّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ (اے میرے پروردگار قیامت کے دن میرے گناہوں کو معاف کر دینا)۔''

ایک حدیث کے الفاظ میں یہ آتا ہے کہ آپ ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا [1] کو یہ جواب دیا:

«عَائِشَةُ! إِنَّهُ كَانَ يُعْطِي لِلدُّنْيَا وَ ذِكْرِهَا وَ حَمْدِهَا وَلَمْ يَقُلْ يَوْمًا قَطُّ رَبِّ اغْفِرْلِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ» .

[صحيح][سلسلة الأحاديث الصحيحة (١٠٣٠)]

''عائشہ! وہ تو دنیا کے لیے خرچ کرتا تھا تا کہ دنیا میں اس کی تعریف اور نام روشن ہو اس نے ایک دن بھی یہ نہیں کہا کہ اے میرے رب قیامت کے دن میرے گناہوں کو معاف فرمایا۔''

پینتیسواں سبب:

لا الہ إلا اللہ کی تصدیق کرنا

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ایک آدمی کو فرمایا:

«إِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ كِذْبَكَ بِتَصْدِيقِكَ بِـ(لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ)» .

[صحيح][سلسلة الصحيحة (٣٠٦٤)]

''اللہ تعالیٰ نے تیرے کلمہ لا الہ الا اللہ کی تصدیق کرنے کی وجہ سے تیرے گناہِ جھوٹ کو معاف کر دیا ہے۔''

چھتیسواں سبب:

اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے نیک عمل کرنا

اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور اچھے اعمال کرنا یہ مغفرت کو واجب کرنے کا

[1] عائشہ بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا، کا ہجرت مدینہ سے دوسال قبل ماہ شوال میں نکاح آپ ﷺ سے ہوا اور رخصتی شوال ایک ہجری میں ہوئی۔ رخصتی کے وقت انکی عمر نوسال تھی ۵۷یا۵۸ہجری کے ماہ رمضان کی ۱۷ تاریخ کو فوت ہوئیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بقیع قبرستان میں مدفون ہوئیں۔ نبی ﷺ انہیں کے حجرے میں مدفون ہوئے۔

ذریعہ ہے قرآن حکیم میں ایسی بہت سی آیات ہیں ۔قارئین کرام کی خدمت میں پانچ آیات پیش خدمت ہیں:

۱۔ اللہ تعالیٰ سورۃ فاطر میں فرماتے ہیں:

﴿اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَبِيْرٌ﴾. [فاطر:۷]

''جولوگ کافر ہوئے ان کے لیے سخت سزا ہے اور جولوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کیے ان کے لیے بخشش ہے اور بہت بڑا اجر ہے۔''

اس آیت کریمہ میں اللہ رب العزت نے ایمان کے ساتھ عمل صالح کی اہمیت کو بیان کیا ہے تاکہ اہل ایمان عمل صالح سے کسی وقت بھی غفلت نہ برتیں کیونکہ مغفرت اور اجر کبیر کا وعدہ اس ایمان پر ہی ہے جس کے ساتھ عمل صالح ہوگا۔

۲۔ اللہ تعالیٰ سورۃ اسراء میں فرماتے ہیں:

﴿رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا﴾. [الإسراء:۲۵]

''جو کچھ تمھارے دلوں میں ہے اسے تمھارا رب بخوبی جانتا ہے اگر تم نیک ہوتو وہ رجوع کرنے والوں کو بخشنے والا ہے۔''

اس آیت کریمہ میں نفوس سے مراد ایمان ہے کہ اللہ تم میں سے ہر ایک کے ایمان کو جاننے والا ہے کہ اس کا ظاہر کیا ہے اور باطن کیا ہے اور آگے اللہ نے صالحین کا لفظ بول دیا کہ جوتم صالح عمل کرتے ہو ان کو بھی اللہ تعالیٰ جاننے والا ہے پھر اللہ ایسے لوگوں کو جو ایمان لاکر عمل صالح کرتے ہیں بخشنے والا ہے۔

۳۔ اللہ تعالیٰ سورۃ سبا میں فرماتے ہیں:

﴿لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ

رِزْقٌ كَرِيْمٌ﴾. [سبا: ٤]

''تا کہ وہ ایمان والوں اور نیکو کاروں کو بدلہ عطا فرمائے یہی لوگ ہیں جن کے لیے مغفرت اور عزت کی روزی ہے۔''

اس آیت کریمہ میں بھی ایمان کے ساتھ عمل صالح بیان ہوا ہے اور آیت وقوع قیامت کی علت ہے کہ جب قیامت برپا ہوگی تو اللہ نیکوں کو ان کی نیکیوں کی جزا دے گا کیونکہ یہ دن جزا کے لیے ہی رکھا گیا ہے اور ایمان لا کر عمل صالح کرنے والوں کی جزا مغفرت اور رزق کریم ہی ہے۔

۴۔ اللہ تعالیٰ سورۃ ہود میں فرماتے ہیں:

﴿اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَبِيْرٌ﴾. [هود: ١١]

''سوائے ان کے جو صبر کرتے ہیں اور نیک کاموں میں لگے ہوئے ہیں انہی لوگوں کے لیے بخشش بھی ہے اور بہت بڑا نیک بدلہ بھی ہے۔''

اس آیت کریمہ میں بتلایا گیا ہے کہ اہل ایمان راحت وفراغت میں ہوں یا تنگی اور مصیبت میں ہوں دونوں حالتوں میں عمل صالح کا دامن اپنے ہاتھ سے نہیں چھوڑا کرتے جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ نبی ﷺ نے قسم کھا کر فرمایا:

''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ مومن کے لیے جو فیصلہ کرتا ہے اس میں اس کے لیے بہتری کا پہلو ہوتا ہے اگر اس کو راحت پہنچتی ہے تو اس پر اللہ کا شکر کرتا ہے جو اس کے لیے بہتر (یعنی اجر وثواب کا باعث) ہے یہ امتیاز ایک مومن کے سوا کسی کو حاصل نہیں۔''

[صحيح مسلم، كتاب الزهد، باب المؤمن أمره كله خير (٧٦٢٢)]

۵۔ اللہ تعالیٰ سورۃ مائدہ میں فرماتے ہیں:

﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴾. [المائدة:۹]

''اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو ایمان لائیں اور نیک کام کریں ان کے لیے وسیع مغفرت اور بہت بڑا اجر وثواب ہے۔''

اس آیت کریمہ میں بھی ایمان کے ساتھ عمل صالح کا ذکر کیا ہے اور ایسے لوگوں سے اللہ نے مغفرت کا وعدہ کر رکھا ہے اور یہ بات ممکن نہیں کہ اللہ اپنے وعدے کی خلاف ورزی کرے کیونکہ وہ سب سے بڑا وعدے کی پاسداری کرنے والا ہے۔

سینتیسواں سبب:

شرعی علم حاصل کرنا

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ﴾. [فاطر:۲۸]

''اللہ سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں واقعی اللہ زبردست بڑا بخشنے والا ہے۔''

یہاں علم سے مراد کتاب وسنت اور اسرار الٰہیہ کا علم ہے کہ جتنی انہیں رب کی معرفت ہے اتنا ہی رب سے ڈرتے ہیں اور ایسے لوگوں کے لیے ہی مغفرت ہے۔

اور سورۃ شوریٰ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ

الرَّحِيمُ﴾. [الشورى:٥]

''قریب ہے کہ آسمان اوپر سے پھٹ پڑیں اور تمام فرشتے اپنے رب کی پاکی تعریف کے ساتھ بیان کر رہے ہیں اور زمین والوں کے لیے استغفار کر رہے ہیں خوب سمجھ رکھو اللہ تعالیٰ ہی معاف فرمانے والا رحمت والا ہے۔''

اس آیت کریمہ میں جو فرشتوں کا اہلِ ارض کے لیے استغفار کرنا ہے اس سے مراد اہل علم ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں اس بات کی طرف اشارہ ہے۔

کثیر بن قیس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں دمشق کی مسجد میں ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک صاحب ان کے پاس آئے اور کہا کہ اے ابودرداء میں آپ کے پاس مدینۃ الرسول سے آیا ہوں صرف ایک حدیث کی خاطر، مجھے معلوم ہوا کہ آپ وہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بلا واسطہ روایت کرتے ہیں فرمایا تم کسی تجارت کے لیے بھی آئے ہو؟ کہا نہیں فرمایا اور کوئی بھی کام نہ تھا؟ عرض کیا نہیں فرمایا بلا شبہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

«مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ طَرِيْقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَإِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ يَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ حَتَّى الْحِيْتَانِ فِي الْمَآءِ وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ».

[ضعيف][ابن ماجه ، كتاب الإيمان، باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، رقم (٢٢٣)، صحيح الجامع (٦٢٩٧)]

❶ کثیر بن قیس شامی رحمۃ اللہ علیہ ان کا شمار تابعین میں ہوتا ہے۔

”جو طلب علم کی خاطر کسی راستے میں چلا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرما دیتے ہیں اور فرشتے طالب علم پر خوشی کی وجہ سے اپنے پر سمیٹ لیتے اور آسمان وزمین کی مخلوق طالب علم کے لیے بخشش طلب کرتی ہے حتی کہ مچھلیاں پانی میں اور عالم کی فضیلت عابد کے مقابلہ میں ایسے ہے جیسے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر ہے۔“

بلاشبہ علماء انبیاء کے وارث ہیں انبیاء درہم ودینار کا وارث نہیں بناتے وہ صرف علم کا وارث بناتے ہیں اس لیے جس نے علم حاصل کیا اس نے بڑا حصہ حاصل کیا۔حدیث اگر چہ کمزور ہے لیکن آیات سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے۔

اڑتیسواں سبب:

بدعات ترک کرنا

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾. [آل عمران:۳۱]

”کہہ دیجیے! اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو خود اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمھارے گناہ معاف کر دے گا اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔“

یہود ونصاریٰ دونوں کا دعوی تھا کہ ہمیں اللہ سے محبت ہے بالخصوص عیسائیوں نے عیسیٰ اور مریم علیہما السلام کی تعظیم میں اتنا غلو کیا کہ انھیں درجہ الوہیت پر فائز کر دیا اور ظاہر یہ کیا کہ اس کام سے اللہ کا قرب اور محبت حاصل ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرما دیا میری محبت صرف میرے رسول کی اطاعت وفرمانبرداری میں ہے۔

⦿ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ حَجزَ التَّوْبَةَ عَنْ كُلِّ صَاحِبِ بِدْعَةٍ».

[صحیح][شعب الإیمان، رقم (٧٢٣٨)، طبرانی، صحیح الترغیب والترهیب رقم (٥٤)]

''بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر بدعتی سے توبہ روک لی ہے۔''

دوسری روایت میں ہے:

«إِنَّ اللّٰهَ احْتَجَزَ التَّوْبَةَ عَنْ كُلِّ صَاحِبِ بِدْعَةٍ حَتّٰى يَدَعَ بِدْعَتَهٗ».

[صحیح][الترغيب والترهيب (١/ ١٢)، رقم (٥٤)]

''بے شک اللہ تعالیٰ نے توبہ کو روک لیا ہے ہر بدعتی سے یہاں تک کہ وہ اپنی بدعت ترک کر دے۔''

انتالیسواں سبب:

وضو کر کے سونا

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ بَاتَ طَاهِرًا بَاتَ فِيْ شِعَارِهٖ مَلَكٌ لَايَسْتَيْقِظُ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَالَ الْمَلَكُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِكَ فُلَانًا فَإِنَّهٗ بَاتَ طَاهِرًا».

[صحیح][الترغيب والترهيب (١/ ١٤٥)، رقم (٥٩٧)]

''جس شخص نے رات گزاری وضو کی حالت میں تو اس کے پڑوس میں ایک فرشتہ ہوتا ہے۔ وہ انسان رات کے کسی وقت بیدار نہیں ہوتا مگر فرشتہ کہتا ہے اے اللہ! اپنے فلاں بندے کو بخش دے کیونکہ اس نے رات وضو کی حالت میں گزاری ہے۔''

اسی طرح معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَا مِنْ عَبْدٍ بَاتَ عَلٰی طُهُورٍ ثُمَّ تَعارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَسَأَلَ اللّٰهَ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا أَوْ مِنْ أَمْرِ الْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ».

[صحیح][ابن ماجه، كتاب التوبة، باب ما يدعو به إذا انتبه من الليل، رقم ٣٨٨١]

''جو بندہ بھی رات کو باوضو سوئے پھر رات میں اچانک اس کی آنکھ کھلے اس وقت وہ دنیا یا آخرت کی جو بھی چیز مانگے گا اللہ تعالیٰ اسے ضرور عطا فرمائیں گے۔''

معلوم ہوا کہ وضو کر کے سونا اوراٹھ کر بخشش طلب کرنے سے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

چالیسواں سبب:

مسجد کی طرف زیادہ قدم چلنا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مِنْ حِيْنَ يَخْرُجُ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنْزِلِهٖ إِلٰى مَسْجِدِهٖ فَرِجْلٌ تَكْتُبُ حَسَنَةً وَالْأُخْرٰى تَمْحُوْ سَيِّئَةً».

[صحیح][الجامع الصغير، رقم (٥٩١٢)، مسند أحمد، رقم(٨٢٤٠)]

''جب تم میں سے کوئی ایک اپنی منزل سے مسجد کی طرف نکلتا ہے تو ایک پاؤں اٹھانے کے بدلے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور دوسرے پاؤں کے بدلے ایک برائی مٹا دی جاتی ہے۔''

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟ قَالُوا: بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: إِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ

وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَذَلِكُمُ الرِّبَاطُ» .

[صحيح][جامع الترمذى ، كتاب الطهارة ، باب إسباغ الوضوء رقم (٥١)]

”کیا میں تم کو ایسی بات نہ بتلاؤں جن سے گناہ مٹ جاتے ہیں اور اس سے درجات بلند ہوتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سختی اور تکلیف میں وضوء کامل طور پر کرنا اور مسجد کی طرف زیادہ قدم چل کر جانا، اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا پس تمھارے لیے یہی رباط ہے۔“

اکتالیسواں سبب:

کثرت سے سجدے کرنا

معدان بن ابی طلحہ یعمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ثوبان رضی اللہ عنہ مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا اور عرض کیا آپ مجھے ایسے عمل کی خبر دیں جس کے کرنے سے اللہ مجھے جنت میں داخل کر دے یا میں نے کہا کہ مجھے اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل کے بارے میں خبر دیں تو وہ خاموش رہے میں نے پھر پوچھا تو وہ خاموش رہے پھر میں نے تیسری مرتبہ پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ لِلّٰهِ فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةً» .

[مسلم ، كتاب الصلاة ، باب فضل السجود والحث عليه ، رقم (١١٢١)]

”تجھ پر اللہ کی رضا کے لیے سجدوں کی کثرت لازم ہے تو جب بھی کوئی سجدہ کرتا ہے تو اللہ اس سجدے کے سبب سے تیرا ایک درجہ

بڑھا دیتے ہیں اور اس کے ذریعے تیرا ایک گناہ مٹا دیتے ہیں۔''

معدان کہتے ہیں پھر میں نے ابودرداء رضی اللہ عنہ سے ملا تو ان سے پوچھا تو انھوں نے بھی مجھے ثوبان رضی اللہ عنہ کی طرح بتایا۔

جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَرَّ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِجَمْجَمَةٍ فَنَظَرَ إِلَيْهَا فَحَدَثَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ ثُمَّ قَالَ: رَبِّ أَنْتَ أَنْتَ وَأَنَا أَنَا أَنْتَ الْعَوَّادُ بِالْمَغْفِرَةِ وَأَنَا الْعَوَّادُ بِالذُّنُوبِ وَخَرَّ لِلّٰهِ سَاجِدًا فَقِيلَ لَهُ: ارْفَعْ رَأْسَكَ فَأَنْتَ الْعَوَّادُ بِالذُّنُوبِ وَأَنَا الْعَوَّادُ بِالْمَغْفِرَةِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَغَفَرَ لَهُ».

[سلسلة الصحيحة ، رقم (٣٢٣١)]

''پہلی امتوں میں سے ایک آدمی جمع شدہ پانی (کنویں) کے پاس سے گزرا اس نے اس کی طرف دیکھا تو اس نے اپنے ذہن کے اندر کوئی بات سوچی پھر اس نے کہا: اے رب تو تو ہی ہے اور میں میں ہی ہوں تو بار بار معاف کرنے والا ہے اور میں بار بار گناہ کرنے والا ہوں اور اللہ کے لیے سجدے میں گر پڑھتا ہے پھر اس کو کہا جاتا ہے کہ اپنے سر کو اٹھا لو تو بار بار گناہ کرنے والا ہے اور میں بار بار معاف کرنے والا ہوں اس نے اپنے سر کو اٹھایا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو معاف کر دیا۔''

بیالیسواں سبب:

تشہد میں مغفرت طلب کرنا

محجن بن ادرع رضی اللہ عنہ [1] سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف

[1] محجن بن ادرع اسلمی رضی اللہ عنہ، یہ قدیم الاسلام ہیں یہی وہ صحابی ہیں جن کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا تم تیر اندازی کرو میں ابن ادرع کے ساتھ ہوں بصرہ میں سکونت پذیر تھے۔ اور معاویہ کے دور خلافت کے آخر سالوں میں فوت ہوئے۔

لائے تو ایک شخص کو دیکھ کر جس کی نماز ختم ہونے کے قریب تھی اور وہ اس طرح تشہد پڑھ رہا تھا:

اللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْئَلُكَ يَا اللّٰهُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يكُن لَّهٗ كُفُوًا أَحَدٌ أَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ.

''اے اللہ بے شک میں آپ سے سوال کرتا ہوں اے اللہ تو ایک ہے بے نیاز ہے اور وہ ذات ہے جس نے نہ کسی کو جنا اور وہ جنا گیا اور اس کا کوئی ہمسر نہیں ہے یہ کہ تو میرے گناہوں کو معاف کر دے بے شک تو بڑا بخشنے والا بڑا رحم والا ہے۔''

محجن بن ادرع کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا:

«قَدْ غُفِرَ لَهٗ قَدْ غُفِرَ لَهٗ ثَلَاثًا».

''اس کو بخش دیا گیا، اس کو بخش دیا گیا، یہ جملہ آپ نے تین مرتبہ دہرایا۔''

[صحیح][سنن أبی داود، کتاب الصلوة، باب ما یقول بعد التشهد، رقم (۹۸۷)]

تینتالیسواں سبب:

رات کا قیام

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اَلصّٰبِرِيْنَ وَ الصّٰدِقِيْنَ وَ الْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْأَسْحَارِ﴾. [آل عمران:۱۷]

''جو صبر کرنے والے اور سچ بولنے والے اور فرمانبرداری کرنے والے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے اور پچھلی رات کو بخشش

مانگنے والے ہیں۔"

بلال رضی اللہ عنہ ❶ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَأَبُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ وَإِنَّ قِيَامَ اللَّيْلِ قُرْبَةٌ إِلَى اللّٰهِ وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْإِثْمِ وَتَكْفِيرٌ لِلسَّيِّئَاتِ وَمَطْرَدَةٌ لِلدَّاءِ عَنِ الْجَسَدِ».

[صحیح][الترمذی، کتاب الدعوات، باب فی دعاء النبی ﷺ، رقم (٣٥٤٩)، صحيح الجامع الصغير، رقم (٤٠٧٩)]

"تم لوگ راتوں کو نمازیں پڑھنے کی عادت بناؤ کیونکہ یہ تم سے پہلے نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور یہ اس سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے گناہوں سے دوری پیدا ہوتی ہے اور جسم سے بیماریوں کو دور کرنے والا ہے۔"

چوالیسواں سبب:

بخشش کی نیت سے زم زم پینا

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے:

«مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ».

[صحیح][ابن ماجه، کتاب المناسك، باب شرب من زمزم، رقم (٢٠٦٢)]

---

❶ نام بلال بن رباح حبشی ہے یہ قبیلہ تمیم کے آزادہ کردہ غلام تھے۔ قدیم الاسلام ہیں ان کو راہِ حق میں بہت اذیتیں وتکالیف سے دوچار ہونا پڑا۔ بدر، احد اور احزاب وغیرہ میں شریک ہونے کا شرف حاصل ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد انھوں نے اذان کہنا بند کر دی تھی۔ اور مدینہ منورہ چھوڑ کر دمشق میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ١٧ یا ١٨ ہجری کو ٦٠ برس سے زائد کی عمر پا کر فوت ہوئی ان کی کوئی اولاد نہیں۔

''زمزم کا پانی جس غرض سے پیا جائے وہ حاصل ہوگی۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو آدمی زمزم کا پانی گناہوں کو معاف کروانے کی نیت سے پیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دیتے ہیں۔

پینتالیسواں سبب:

حج وعمرہ میں سر منڈوانا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ. قَالُوا: وَلِلْمُقَصِّرِينَ. قَالَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ. قَالُوا: وَلِلْمُقَصِّرِينَ. قَالَهَا ثَلاثًا. قَالَ: وَلِلْمُقَصِّرِينَ».

[صحيح البخاری، کتاب الحج، باب حلق الرأس والتقصير، رقم (١٦٤١)]

''اے اللہ! سر منڈوانے والوں کو بخش دے لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! بال کتروانے والوں کو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ سر منڈوانے والوں کو بخش دے۔ اور لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بال کتروانے والوں کو۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ بھی یہی کہا (کہ اے اللہ سر منڈوانے والوں کو بخش دے)۔ اور چوتھی بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور بال کتروانے والوں کو (بھی بخش دے)۔''

چھیالیسواں سبب:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود

طفیل بن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ [1] فرماتے ہیں کہ جب رات کا حصہ گزر جاتا

---

[1] طفیل بن اُبی کعب انصاری رضی اللہ عنہ ان کی والدہ بنت طفیل بن عمرو دوسی ہیں وہ ابن عمر کے دوست تھے۔

تو نبی ﷺ اٹھ کھڑے ہوے اور فرماتے اے لوگو! اللہ کو یاد کرو اللہ کی یاد میں مشغول ہو جاؤ۔ صور کا وقت آ گیا ہے پھر اس کے بعد دوسری مرتبہ بھی پھونکا جائے گا پھر موت بھی اپنی سختیوں کے ساتھ آن پہنچی ہے۔ ابی بن کعب کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ پر بکثرت درود بھیجتا ہوں۔لہٰذا اس کے لیے کتنا وقت مقرر کروں تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«مَا شِئْتَ . قَالَ: قُلْتُ: الرُّبُعَ؟ قَالَ: مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ . قُلْتُ: النِّصْفَ؟ قَالَ: مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ . قَالَ: قُلْتُ: فَالثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ: مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ . قُلْتُ: أَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا ، قَالَ: إِذًا تُكْفَى هَمَّكَ وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ» .

[صحیح][جامع الترمذی، صفة القیامة، رقم (٢٤٥٧)، صحیح الترغیب والترهیب للألبانی رقم(١٦٧٠)]

”جتنا چاہو، میں نے عرض کیا: اپنی عبادت کے وقت کا چوتھا حصہ مقرر کر لوں آپ ﷺ نے فرمایا: جتنا چاہو کر لو لیکن اگر اس سے زیادہ کرو تو بہتر ہے میں نے عرض کیا: آدھا وقت، آپ نے فرمایا: جتنا چاہو لیکن اس سے بھی زیادہ کر لو تو بہتر ہے۔میں نے عرض کیا: دو تہائی ۔آپ نے فرمایا: جتنا چاہو لیکن اگر اس سے بھی زیادہ کر لو تو بہتر ہے۔میں نے عرض کیا: تو پھر میں اپنے وظیفے کے پورے وقت میں آپ پر درود پڑھا کروں گا تو آپ ﷺ نے فرمایا پھر اس سے تمھارے تمام غم دور ہو جائیں گے اور تمھارے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔“

سینتالیسواں سبب:

کفارہ مجلس

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ [1] اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ أَشْهَدُ أن لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ ، فَقَالَهَا فِيْ مَجْلِسِ ذِكْرٍ كَانَتْ كَالطَّابِعِ يَطْبَعُ عَلَيْهِ وَمَنْ قَالَهَا فِيْ مَجْلِسِ لَغْوٍ كَانَتْ كَفَّارَةً لَهُ» .

[صحيح][مستدرك حاكم ١/ ٥٣٧) طبراني (١/ ٧٩)، جامع الترمذی، كتاب الدعوات، باب ما يقوم إذا قام من المجلس ، رقم (٣٤٣٣)]

''جس شخص نے کہا اے اللہ تو پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی الہ (معبود برحق) مگر تو ہی ہے میں تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور تیری طرف ہی توبہ کرتا ہوں پس اگر اس نے یہ کلمات ذکر کی مجلس میں کہے تو یہ مہر کی مانند ہے جو اس پر مہر ثبت کر دیتی ہے۔اور جس نے یہ کلمات کسی لغو (بری) مجلس میں کہے تو اس کے لیے (اس کے گناہوں کا) کفارہ ہوگا۔''

---

[1] جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کنیت ابومحمد تھی۔ پورا نام جبیر بن مطعم بن عدی بن نوفل قریشی ، بڑے حلیم طبع اور باوقار شخصیت کے مالک تھے۔ خاندان قریش کے نسب نامہ کو خوب جانتے تھے فتح مکہ سے پہلے اسلام قبول کیا۔ اور مدینہ تشریف لے آئے ۔ ان کی تاریخ ووفات میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک ۵۴ ہجری اور بعض کے نزدیک ۵۷ ہجری اور بعض کے نزدیک ۵۹ ہجری میں ہوئی۔

اڑتالیسواں سبب:

معاف اور درگزر کرنا

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾. [النور:٢٢]

''اور وہ معاف کریں اور درگزر کریں کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تمھارے قصور معاف فرمادے اللہ قصوروں کو معاف فرمانے والا رحم والا ہے۔''

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اِرْحَمُوْا تُرْحَمُوْا وَاغْفِرُوْا يَغْفِرِ اللّٰهُ لَكُمْ وَيْلٌ لِأَقْمَاعِ الْقَوْلِ وَيْلٌ لِلْمُصِرِّيْنَ الَّذِيْنَ يُصِرُّوْنَ عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ».

[صحیح] [الأدب المفرد، كتاب حسن الخلق، باب رحمة البهائم، رقم (٣٨٠)]

''(اے لوگو!) تم رحم کرو تم پر رحم کیا جائے گا۔ اور تم معاف کرو اللہ تم کو معاف کر دے گا اور ہلاکت ہے آنکھوں کے ساتھ اشارہ کر کے بات کرنے والوں کے لیے اور ہلاکت ہے جو (گناہ پر) اصرار کرتے ہیں وہ لوگ جو اپنے کیے ہوئے پر اصرار کرتے ہیں بلکہ وہ جانتے بھی ہیں۔''

انچاسواں سبب:

ثواب کی نیت سے رمضان کا قیام اور روزہ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ».

[صحيح البخاری، کتاب الصوم، باب من صام رمضان ایمانا واحتسابا ونية، رقم (۱۸۰۲)]

''جو انسان رمضان کے روزے ایمان کی حالت اور ثواب کی نیت سے رکھے اس کے پہلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔''

پچاسواں سبب:

ثواب کی نیت سے لیلۃ القدر کا قیام

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ».

[صحيح البخاری، کتاب الصوم، باب من قام رمضان ایمانا واحتسابا، رقم (۱۸۰۲)]

''جس انسان نے شب قدر کو قیام کیا ایمان کی حالت اور ثواب کی نیت سے تو اس کے پہلے گناہوں کو بخش دیا جائے گا۔''

رمضان المبارک کے مہینہ کو پا کر اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگنی چاہیے جو انسان ایسا نہیں کرتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی مذمت فرمائی ہے جامع ترمذی میں حدیث آتی ہے:

«رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ أَنْ يُغْفَرَ لَهُ».

[صحيح][جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب قول النبی ﷺ رغم أنف، رقم (۳۵٤٥)].

''اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو جس کی زندگی میں رمضان المبارک آیا اور اس کی مغفرت ہونے سے پہلے گزر گیا۔''

اکاونواں سبب:

حاجی کے علاوہ یوم عرفہ کا روزہ

ابوقتادہ رضی اللہ عنہ [1] فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ إِنِّيْ أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَن يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ وَالَّتِيْ بَعْدَهٗ».

[صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب استحباب صيام ثلاثة أيام من كل شهر ، رقم (٢٨٠٣) ابن ماجه، كتاب الصوم، باب صيام يوم عرفة ، رقم (١٧٣٠)]

''مجھے اللہ سے امید ہے کہ عرفہ کے دن کا روزہ ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہوں کا کفارہ ہو۔''

صحیح مسلم میں ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

«سُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ».

[صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب استحباب ثلاثة أيام من، رقم (١١٦٢)]

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے دن کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یوم عرفہ کا روزہ گزرے ہوئے سال اور آنے والے سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔''

ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ جو شخص یوم عرفہ (۹ ذوالحجہ) کا روزہ

---

[1] نام حارث بن ربعی تھا اور کنیت ابوقتادہ تھی جنگ احد اور اس کے بعد والے تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہسواروں میں شمار ہوتے تھے۔ جائے وفات میں اختلاف ہے بعض نے کہا کہ مدینے میں اور بعض نے کہا کہ کوفے میں ۵۴ ہجری کو فوت ہوئے۔

رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہوں کو معاف کر دیتے ہیں۔

باونواں سبب

اللہ کی راہ میں خرچ کرنا

اللہ تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب میں فرمایا:

﴿إِنْ تُقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يُضَاعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ شَكُورٌ حَلِيمٌ﴾.

"اگر تم اللہ کو اچھا قرض دو گے (یعنی اس کی راہ میں خرچ کرو گے) تو وہ اسے تمھارے لیے بڑھاتا جائے گا اور تمھارے گناہ بھی معاف فرما دے گا اللہ بڑا قدردان اور بڑا بردبار ہے۔"

جامع ترمذی کی حدیث ہے معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ الصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ».

[صحيح] جامع الترمذی، کتاب الإيمان، باب حرمة الصلاة، رقم (٢٦١٦)]

"کیا میں تمھیں خیر کے دروازوں کے متعلق نہ بتاؤں، فرمایا: روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جیسے پانی آگ کو ختم کر دیتا ہے۔"

مسند ابو یعلی، طبرانی، ابن کثیر، ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے اپنی اپنی تفاسیر میں نقل کیا ہے کہ جب یہ آیت ﴿مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ﴾ نازل ہوئی تو ابو دحداح انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول!

اِنَّ اللّٰهَ لَيُرِيْدُ مِنَّا الْقَرْضَ بے شک اللہ ہم سے قرض کا ارادہ رکھتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں تو ابودحداح کہتے ہیں کہ اے اللہ کے رسول اپنا ہاتھ آگے کریں آپ ﷺ نے ہاتھ آگے کیا تو ابودحداح نے ہاتھ پکڑ لیا اور کہا اے اللہ کے رسول! میں نے اپنا یہ باغ اللہ کو قرض دے دیا ہے۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس باغ میں ٦٠٠ کھجور کے درخت تھے آپ کی بیوی ام دحداح اور باقی گھر والے باغ میں تھے تو ابودحداح اپنی بیوی اور گھر والوں کو کہتے ہیں کہ باغ سے باہر نکل جاؤ کیونکہ یہ باغ میں نے اللہ کو قرض دے دیا ہے۔

علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے تخريج أحاديث مشكلة الفقر وكيف عالجها الإسلام میں اسے صحیح کہا ہے۔

ترپنواں سبب

راستے سے تکلیف دینے والی چیز ہٹانا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِيْ بِطَرِيْقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيْقِ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ ».

[صحيح مسلم، كتاب البر، باب فضل إزالة الأذى عن الطريق، رقم (٢٠٢٠) صحيح البخاري، رقم (٢٣٤٠)]

”ایک آدمی راستے میں چل رہا تھا کہ اس کو راستے میں ایک خاردار شاخ ملی تو اس آدمی نے راستے سے اسے ہٹا دیا اللہ تعالیٰ نے (اس نیکی) کی قدر کی اور اس کی مغفرت فرما دی۔“

چونواں سبب

حیوانوں پر شفقت اور رحم دلی

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَ مِنِّي، فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ مَاءً، ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ حَتَّى رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ، فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَإِنَّ لَنَا فِي هٰذِهِ الْبَهَائِمِ لَأَجْرًا؟ فَقَالَ: فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ».

[صحيح مسلم، كتاب السلام، باب فضل ساقي البهائم، رقم (٢٢٤٤)، صحيح البخاري، كتاب الأدب، باب رحمة الناس والبهائم، رقم (٥٦٦٣)]

”ایک آدمی راستے میں چل رہا تھا اسے سخت پیاس لگی اس نے ایک کنواں پایا اس میں اتر کر پانی پیا پھر باہر نکل آیا اس نے ایک کتے کو ہانپتے ہوئے دیکھا جو پیاس کی وجہ سے کیچڑ کھا رہا تھا اس آدمی نے سوچا کہ اس کتے کو بھی اتنی ہی پیاس کی شدت ہے جتنی مجھے پہنچی تھی وہ کنویں میں اترا اپنا موزہ پانی سے بھر کر اپنے منہ سے پکڑ کر باہر نکل آیا اور اس کتے کو پلایا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی یہ نیکی قبول کی اور اسے معاف کر دیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ان جانوروں میں بھی ہمارے لیے اجر و ثواب ہے؟ تو

آپ ﷺ نے فرمایا ہر تر جگر والے جانور میں ثواب ہے۔"

دوسری حدیث میں بھی آتا ہے جو کہ صحیح بخاری ومسلم کی ہی ہے:

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيفُ بِرَكِيَّةٍ قَدْ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ إِذْ رَأَتْهُ بَغِيٌّ مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ فَنَزَعَتْ مُوقَهَا فَاسْتَقَتْ لَهُ بِهِ فَسَقَتْهُ إِيَّاهُ فَغُفِرَ لَهَا بِهِ».

[صحيح البخاري، كتاب الأنبياء، باب أم حسبت أن أصحاب الكهف، رقم (٣٢٨٠)، مسلم، كتاب السلام، باب فضل ساقي البهائم، رقم (٢٢٤٥)]

"ایک کتا کنویں کے گرد چکر لگا رہا تھا اور قریب تھا کہ پیاس اسے ہلاک کر دیتی اچانک بنی اسرائیل کی ایک فاحشہ عورت نے دیکھا تو اس نے اپنے موزے میں پانی کھینچا اور اسے پلایا اور جب اس نے اسے پلایا تو اس کی وجہ سے اس کی بخشش کر دی گئی۔"

تیسری حدیث صحیح بخاری میں ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«غُفِرَ لِامْرَأَةٍ مُومِسَةٍ مَرَّتْ بِكَلْبٍ عَلَى رَأْسِ رَكِيٍّ يَلْهَثُ، قَالَ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ، فَنَزَعَتْ خُفَّهَا، فَأَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا، فَنَزَعَتْ لَهُ مِنَ الْمَاءِ، فَغُفِرَ لَهَا بِذَلِكَ».

[صحيح البخاري، كتاب بدء الخلق، باب إذا وقع الذباب في شراب أحدكم، رقم (٣١٤٣)]

"ایک فاحشہ عورت صرف اس لیے بخش دی گئی کہ اس کا گزر ایک کتے پر ہوا جو ایک کنویں کے کنارے بیٹھا ہانپ رہا تھا قریب تھا کہ پیاس اسے قتل کر دیتی۔ اس عورت نے اپنا موزہ اتارا اور اسے

دوپٹے میں باندھ کر اس کے لیے پانی کھینچا (اور اسے پلایا) تو اسی سبب سے اس کی بخشش کر دی گئی۔''

پچپنواں سبب

ناراضگی اور کینے سے دوری

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَايُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا إِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ، فَيُقَالُ: أَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا، أَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا، أَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا».

[مسلم، کتاب البر، باب النهی عن الشحناء والتهاجر، رقم (٢٥٦٥)]

''سوموار اور جمعرات کے دن جنت کے دروازوں کو کھول دیا جاتا ہے اور ہر اس بندے کی مغفرت کر دی جاتی ہے جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو سوائے اس آدمی کے جو اپنے بھائی کے ساتھ کینہ رکھتا ہو اور کہا جاتا ہے (یعنی فرشتوں کو) کہ ان دونوں کو چھوڑے رکھو یہاں تک کہ وہ صلح کر لیں اور ان دونوں کو چھوڑے رکھو یہاں تک کہ وہ صلح کر لیں، ان دونوں کو چھوڑے رکھو یہاں تک کہ وہ صلح کر لیں۔''

اس حدیث سے ملتی جلتی حدیث صحیح مسلم میں ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«تُعْرَضُ أَعْمَالُ النَّاسِ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ يَوْمَ

الِاثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ إِلَّا عَبْدًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ، فَيُقَالُ: اتْرُكُوا».

[صحيح مسلم، كتاب البر، باب النهى عن الشحناء والتهاجر، رقم (٦٧٢١)]

''ہر ہفتہ میں دو مرتبہ سوموار اور جمعرات کے دن لوگوں کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں تو ہر مومن بندے کی مغفرت کر دی جاتی ہے سوائے اس بندے کے جو اپنے مومن بھائی کے ساتھ کینہ رکھتا ہو کہا جاتا ہے کہ ان کو چھوڑ دو انھیں مہلت دے دو یہاں تک کہ یہ دونوں رجوع کر لیں۔''

نوٹ: اگر ناراضگی اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے تو یہ اس میں شمار نہیں ہوگی جیسا کہ امام ابوداود نے سنن ابی داود میں نقل کیا ہے:

النَّبِيُّ ﷺ هَجَرَ بَعْضَ نِسَائِهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَابْنُ عُمَرَ هَجَرَ ابْنًا لَهُ إِلَى أَنْ مَاتَ.

''نبی ﷺ اپنی بعض عورتوں کے ساتھ ۴۰ دن تک ناراض رہے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے بیٹے سے آخری وقت تک ناراض رہے۔''

امام ابوداود فرماتے ہیں کہ اگر ناراضگی اللہ کے لیے ہے تو یہ گذشتہ وعید میں نہیں آتی۔ اور عمر بن عبدالعزیز نے اپنے چہرے کو ایک آدمی سے (ناراضگی) کی وجہ سے ڈھانپ لیا۔

[سنن ابى داود، كتاب الأدب، بطاب فيمن يهجر أخاه المسلم]

چھپنواں سبب

خرید وفروخت کے وقت نرمی کرنا

جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«غَفَرَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانَ سَهْلًا إِذَا بَاعَ سَهْلًا إِذَا اشْتَرٰى سَهْلًا إِذَا اقْتَضٰى» .

[صحیح][جامع الترمذی، کتاب البیوع، باب ما جاء فی استقراض العبد، رقم (١٣٢٠)، صحیح الجامع (٤١٦٢)]

”اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے ایک شخص کو بخش دیا کہ وہ خرید وفروخت کے وقت اور تقاضائے قرض میں نرمی اختیار کرتا تھا۔“

جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا سَمْحًا إِذَا بَاعَ ، وَإِذَا اشْتَرَى ، وَإِذَا اقْتَضَى » .

[صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب السهولة والسماحة ، رقم (١٩٧٠)]

”اللہ اس شخص پر رحم کرے جو فیاض ہے جب کہ خرید وفروخت کرے اور جب اپنے حق کا تقاضا کرے۔“

ستاونواں سبب

کھانے اور پہننے کے بعد دعا پڑھنا

معاذ بن انس رضی اللہ عنہ [1] اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ أَكَلَ طَعَامًا ، ثُمَّ قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ . قَالَ: وَمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا فَقَالَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيهِ

[1] نام معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ ہے۔ صحابی رسول ہیں ان سے بہت سی روایات مروی ہیں ان کی رہائش گاہ مصر میں تھی۔ کچھ عرصہ شام میں بھی گزارا۔ جہنی نسبت اس لیے کہ ان کا قبیلہ جہینہ تھا۔

مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ».

[حسن][سنن أبي داود، كتاب اللباس، باب ما جاء في اللباس، رقم (٤٠٢٣)، صحيح الجامع، رقم (٦٠٨٦)]

"جس شخص نے کھانا کھایا پھر کہا کہ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے یہ کھانا مجھ کھلایا اور مجھے عطا کیا بغیر میری کسی قوت و طاقت کے، تو اس کے اگلے پچھلے سارے (صغیرہ) گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ اورفرمایا جس شخص نے کپڑا پہننے کے بعد کہا کہ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور مجھے یہ عطا کیا میری کسی طاقت وقوت کے بغیر، تو اس کے اگلے پچھلے (صغیرہ) گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔"

اٹھاونواں سبب

مصافحہ کرنا

براء بن عازب رضی اللہ عنہ [1] فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَفْتَرِقَا».

"دومسلمان مل کر مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے ان دونوں کو معاف کر دیا جاتا ہے۔"

---

[1] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ، ان کی کنیت ابوعمارہ انصاری تھی۔ بڑے پایہ کے فقیہ تھے۔ بدر کے دن کم سنی کی وجہ سے پیچھے رکھے گئے تھے۔ بعد میں پندرہ غزوات میں شریک ہوئے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو یہ قرآن مجید کی مفصل سورتیں حفظ کرتے تھے۔ کوفہ میں تو ۲۴ھ میں رے فتح کیا۔ ۷۱ یا ۷۲ ہجری کو کوفہ میں وفات پائی۔

سنن ابی داود کی دوسری حدیث میں ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جب دو مسلمان آپس میں ملیں اور آپس میں مصافحہ کریں اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کریں اور استغفار کریں تو ان کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔“

[حسن][سنن أبی داود، کتاب الأدب، باب فی المصافحة، رقم (٥٢١٢). صحیح الجامع (٥٧٧٨)]

اور مسند احمد کی حدیث ہے۔انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ الْتَقَيَا فَأَخَذَ أَحَدُهُمَا بِيَدِ صَاحِبِهَا إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَحْضُرَ دُعَائَهُمَا وَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا حَتّٰى يَغْفِرَ لَهُمَا».

[صحیح][مسند أحمد ٣/ ١٢٤٧٤، صحیح الجامع (٢٧٤٢)]

”نہیں دو مسلمان آپس میں ملتے ان میں سے ایک نے اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ لیا (یعنی مصافحہ کیا) مگر اللہ تعالیٰ کا ان پر حق ہے کہ ان کی دعا بھی قبول کرے اور ان کے جدا ہونے پہلے ان کو معاف کر دے۔“

انسٹھواں سبب

سورۃ ملک کی تلاوت

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ سُورَةً مِنَ الْقُرْآنِ ثَلَاثُونَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَ لَهُ وَهِيَ سُورَةُ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ».

[حسن][جامع الترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب فی فضل سورة الملك، رقم (٢٨٩١)، صحیح الجامع رقم (٢٠٩٢)]

”قرآن میں تیس (٣٠) آیات والی ایک سورت ہے جس نے ایک

شخص کی شفاعت کی اور وہ بخش دیا گیا۔وہ تبارك الذی بیدہ الملك (یعنی سورۃ الملک) ہے۔‘‘

ساٹھواں سبب

لا الہ اِلا اللہ وغیرہ کا ذکر کرنا

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ......».

[صحیح][صحیح الجامع رقم (١٦٠١)]

’’بے شک الْحَمْدَ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ کہنے سے بندہ گناہوں سے اس طرح پاک اورصاف ہو جاتا ہے جس طرح (موسم خزاں) میں درخت پتوں سے صاف ہو جاتے ہیں ۔‘‘

اکسٹھواں سبب

تین بچوں کی وفات پر صبر

ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ [1] فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَمُوتُ بَيْنَهُمَا ثَلَاثَةُ أَوْلَادٍ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُمَا بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ».

[صحیح][مسند أحمد (٢١٣٧٩)، صحیح الجامع (٥٧٧٩)]

---

[1] نام جندب بن جنادہ اور کنیت ابوذر ہے یہ ان صحابہ کرام میں سے تھے جو زاہد،دنیا سے بے رغبت تھے، مکہ میں ابتدائے اسلام ہی سے دائرہ اسلام میں داخل ہوئے اور پھر اپنی قوم کی طرف چلے گئے۔ مدینہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش ہوئے ، مقام ربذہ میں رہائش رکھی۔ ۳۲ ہجری میں فوت ہوئے۔

''جن دو مسلمانوں (یعنی میاں وبیوی) کے تین بچے فوت ہوجائیں سن بلوغت کے اندر ہی تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کو اپنے فضل ورحمت سے بخش دے گا۔''

صحیح بخاری میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَا مِنَ النَّاسِ مُسْلِمٌ يُتَوَفَّى لَهُ ثَلَاثٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ» .

[صحيح البخارى، كتاب الجنائز، باب فضل من مات له ولد فاحتسب، رقم (١١٩١)]

''نہیں کوئی مسلمان جس کے تین بچے جو بلوغت کو نہیں پہنچے فوت ہوجاتے ہیں مگر اللہ ان بچوں پر فضل ورحمت کے سبب اس کو جنت میں داخل کرے گا۔''

باسٹھواں سبب

مریض کی عیادت کرنا

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

«مَا مِنْ رَجُلٍ يَعُوْدُ مَرِيْضًا مُمْسِيًا إِلَّا خَرَجَ مَعَهُ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُوْنَ لَهُ حَتّٰى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهُ خَرِيْفٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ أَتَاهُ مُصْبِحًا خَرَجَ مَعَهُ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُوْنَ لَهُ حَتّٰى يُمْسِيَ وَكَانَ لَهُ خَرِيْفٌ فِي الْجَنَّةِ» .

[صحيح][أبو داود، كتاب الجنائز، باب فى فضل العيادة، رقم (٣٠٩٨)، صحيح الجامع (٥٧١٧)]

''کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو شام کو بیمار کی عیادت کرے مگر اس کے

ساتھ ستر ہزار فرشتے نکلتے ہیں جو صبح تک اس کے لیے دعائے مغفرت
کرتے رہتے ہیں اور اس کے لیے جنت میں باغ مقرر کر دیا جاتا ہے
اسی طرح جو شخص صبح کو بیمار کی عیادت کرتا ہے اس کے ساتھ ستر ہزار
فرشتے نکلتے ہیں اور شام تک اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں
اور اس کے لیے جنت میں ایک باغ مقرر کر دیا جاتا ہے۔“

تریسٹھواں سبب

بیمار ہونا اور اس پر صبر

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رحمت کائنات ﷺ نے فرمایا:

«إِذَا ابْتَلَى اللّٰهُ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ بِبَلَاءٍ فِيْ جَسَدِهٖ قَالَ اللّٰهُ لِلْمَلَكِ: اكْتُبْ لَهٗ صَالِحَ عَمَلِهِ الَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُهٗ فَإِنْ شَفَاهُ غَسَلَهٗ وَطَهَّرَهٗ وَإِنْ قَبَضَهٗ غَفَرَ لَهٗ وَرَحِمَهٗ».

[صحیح][مسند أحمد، رقم (١٢٥٢٥)، صحیح الجامع (٢٥٨)]

”جب اللہ تعالیٰ کسی مسلمان آدمی کو کسی جسمانی بیماری میں مبتلا
کر کے آزماتا ہے تو اللہ تعالیٰ (اس بندے کی نیکی لکھنے والے)
فرشتے سے فرماتا ہے کہ اس کے نامہ اعمال میں تم وہی نیک عمل
لکھتے رہو جو یہ (اس بیماری سے پہلے) کرتا تھا چنانچہ اگر اللہ تعالیٰ
نے اس مسلمان کو شفاء دی تو اس کے گناہوں کو دھوتا ہے اور اس کو
پاک کرتا ہے اور اگر اسے فوت کر لیتا ہے تو اس کو بخش دیتا ہے اور
اس پر رحم کرتا ہے۔“

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِيْ نَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ

وَمَالِهٖ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيْئَةٌ» .

[حسن][جامع الترمذي، كتاب الزهد، باب الصبر على البلاء، رقم (٢٣٩٩)، صحيح الجامع للألباني (١٦٧٣)]

''مومن مرد اور مومن عورت پر ہمیشہ آزمائش رہتی ہے کبھی اس کی ذات میں، کبھی اولاد میں اور کبھی مال میں یہاں تک کہ وہ جب اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرتا ہے تو گناہوں سے پاک ہوتا ہے۔''

چونسٹھواں سبب

رات کو اچانک بیداری پر ذکر الٰہی

عبادہ رضی اللہ عنہ بن صامت سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ ، فَقَالَ: لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لاَ شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ، وَلاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللّٰهِ. ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ. أَوْ دَعَا اسْتُجِيبَ، فَإِنْ تَوَضَّأَ وَصَلّٰى قُبِلَتْ صَلاَتُهٗ» .

[صحيح البخاري، كتاب التهجد، باب فضل من تعار من الليل، رقم (١١٠٣)]

''جو شخص رات کو اٹھے اور یہ دعا پڑھے «لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لاَ شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ، وَلاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللّٰهِ» پھر وہ کہے اللھم اغفر لی یا کوئی اور دعا کرے تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے اگر اس نے وضوء کیا اور نماز پڑھی تو اس کی نماز قبول کی

جاتی ہے۔"

پینسٹھواں سبب

جس کا جنازہ ۱۰۰ موحد مسلمان پڑھیں

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ❶ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَلِّيْ عَلَيْهِ مِائَةٌ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ» .

[صحيح] [طبرانی کبیر، رقم (٥٠٣)، صحيح الجامع (٥٧١٦)]

"جس آدمی کی نماز جنازہ میں سو (توحید پرست) آدمی شریک ہوں اللہ رب العزت اس کو بخش دیتے ہیں۔"

کریب مولی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ایک بیٹے کا مقام قدید یا عسفان میں انتقال ہوگیا تو آپ نے فرمایا: دیکھ اس کے لیے کتنے لوگ جمع ہوئے ہیں میں نکلا تو لوگ جمع ہو چکے تھے میں نے ان کو اس کی خبر دی تو انھوں نے کہا کہ تمھارے اندازے مین وہ چالیس ہیں؟ فرماتے ہیں جی ہاں، تو ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے:

«مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ عَلٰى جَنَازَتِهٖ أَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيْهِ» .

[صحيح مسلم، كتاب الجنائز، باب من صلى عليه أربعون، رقم (٢٢٤٢)]

"اگر کوئی مسلمان فوت ہوجائے اس کے جنازے پر چالیس ایسے آدمی شریک ہوجائیں جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنے والے نہ ہوں تو اللہ ان لوگوں کی سفارش اس میت کے حق میں قبول فرماتے ہیں۔"

* ... * ... *

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ رب العزت کی شان بے نیازی ہے کہ وہ خالق ارض وسماء اپنی مخلوق پر اپنی رحمتوں، برکتوں وسعادتوں کے بادل برساتا رہتا ہے۔ جن سے گناہ گار، سیاہ کار، خطاؤں کے پتلے، بندے اس طرح فیض یاب ہوتے ہیں کہ وہ اپنی لغزشوں پر ندامت اختیار کر کے اپنے رب کے مقربین اور معزز ترین بندوں میں شامل ہو جاتے ہیں۔ انہیں رحمتوں، اور بخششوں کے جواہرات اور شہ پاروں میں سے چند انمول اور سنہری موتی، ''اسباب المغفرۃ'' کے نام سے محترم عامر اعوان صاحب حفظہ اللہ نے جمع کیے ہیں جو خالصتاً رضائے الٰہی اور مخلوق خدا کی راہنمائی اور گناہ گار بندوں کے لیے گناہوں کو معاف کروانے کے لیے چند رستے متعین کیے، جن پر عمل پیرا ہو کر انسان اپنے گناہوں کو معاف کروا سکتا ہے۔ یہ انتہائی عمدہ اور بہترین کاوش ہے اللہ تعالیٰ سے امید واثق اور یقین کامل ہے کہ وہ اس کتاب کو ضرور مقبولیت عطا فرمائے گا۔ قارئین کے لیے یہ کتاب عملی زندگی میں بہت زیادہ ممد ومعاون ثابت ہوگی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو علم وعمل کے میدان میں راسخ بنا دے، اور ان کے قلم میں ایسی مضبوطی اور طاقت پیدا فرما دے کہ جس سے باطل ایوانوں میں زلزلہ طاری ہوتا رہے، اور مخلوق خدا کے دلوں سے کجی، ٹیڑھا پن، منافقت، بغض اور کینہ جیسی بیماریوں کے منڈلاتے ہوئے بادل چھٹتے رہیں اور ان کے دلوں کی صفائی ہوتی رہے، اور اللہ تعالیٰ ان کی اس کاوش، کوشش، جہد کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ان کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین

راقم الحروف: **حافظ عبدالرزاق اظہر**

مدرس امام بخاری یونیورسٹی سیالکوٹ